REGD NO E.P. 67

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

هفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۰۰-۳
ممالک غیر ۵۰-۷
فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۶ | ۳۰ ہجرت ۱۳۳۶ھش | ذیقعدہ ۱۳۷۶ھ | ۳۰ مئی ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق

اطلاع

ربوہ ۲۵ رمئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

ضعف کی شکایت ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ ربوہ۔ ۲۵ رمئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اعصابی تکلیف میں قدرے کمی ہے لیکن تا حال درد نقرس کی شکایت ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سرخ ستارے کا طلوع و غروب

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

(۱)

کارل مارکس نے مزدوروں کو انقلابی جدوجہد کی دعوت دیتے ہوئے کہا تھا کہ مزدورو! اُٹھو تم کو اپنی زنجیروں کے سوا کھونا ہی کیا ہے اور جیتنے کو ساری دنیا پڑی ہے

انسانی طبقات:- مارکس اینگلز کمیونسٹ پارٹی کے مینی فسٹو میں انسانی سماج کے چار طبقے بیان کئے گئے ہیں۔ بادشاہ۔ جاگیردار۔ سرمایہ دار اور مزدور۔ جنہیں عام طور پر یہ اپنی اصطلاح میں بورژوا (سرمایہ دار) اور پرولتاریہ (مزدور) کہا کرتے ہیں۔

پرولتاریہ:- ہیگل۔ مارکس اور لینن وغیرہ کے نزدیک مقدم الذکر تینوں طبقے کچھ ایسے ظالم اور عادی مجرم تھے کہ ان کو صفحۂ ہستی سے نابود کر دینا ضروری تھا انہوں نے اسی "مقدس جہاد" کے لئے پرولتاریوں کی ایک زبردست انقلابی فوج بنائی۔ اس فوج میں عموماً وہ لوگ شامل ہوئے جن کی کوئی ذاتی ملکیت تھی نہ جائداد۔ اس لئے انہیں ذاتی ملکیت مٹا دینے کی دعوت دی گئی۔ وہ بھوکوں اور ننگوں کی ٹولی تھی۔ اس لئے انہیں روٹی اور کپڑے کی لالچ دی گئی۔ وہ محکوموں اور غلاموں کا گروہ تھا۔ اس لئے انہیں حکومت و سیاسی اقتدار پر قابض ہونے کی ترغیب دی گئی۔ وہ پشتہا پشت کی پسماندگی کے باعث مذہب و اخلاق۔ حتیٰ کہ عدل و انصاف جیسی ابدی صداقتوں کے مفاہیم سے بھی ناآشنا ہو گئے تھے۔ اس لئے کمیونسٹ پارٹی کے مینی فسٹو سے بھی یہ چیزیں خارج کر دی گئیں سچ پوچھئے تو یہ کمیونسٹ لیڈروں کی انتہائی بیدار مغزی۔ دور اندیشی اور نبض شناسی تھی۔ اگر وہ مذہب و اخلاق کے نام لے کر بڑھتے تو پرولتاریہ انہیں کوئی گھاس نہ ڈالتے۔

مارکس وغیرہ نے طبقۂ مزدور کی جیسی نباضی کی۔ اس کی نظیر تاریخی دور میں نہیں ملتی۔ یہ ان لیڈروں کے کمال حسن تدبر اور گہرے مطالعہ کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے پرولتاریوں کے لئے جس خیالی جنت کا نقشہ مرتب کیا۔ وہ بہت جلد عالم مشاہدہ میں آگیا۔

بورژوا خصوصیت:- سب سے پہلی بات جس پر ان رہنماؤں کی نظر پڑی۔ وہ یہ تھی کہ بورژوا طبقہ مذہب۔ اخلاق۔ خاندانی شرافت و ملکیت اور چند ابدی صداقتوں پر ایمان رکھتا تھا۔ اور یہ چیزیں بورژواؤں کی خصوصیات سمجھی جاتی ہیں۔ مزدوروں کو جب اپنی محکومی و بے چارگی کا احساس ہوا تو طبعی طور پر ان کو بورژواؤں کی ہر خصوصیت سے نفرت ہو گئی۔ اس وقت کمیونسٹ لیڈروں نے زمانہ شناسی سے کام کیا۔ اور اس آتش نفرت کو اور ہوا دی۔ اور انہیں ایک ایسے سماج کی تعمیر کی دعوت دی جس میں بورژوا طبقہ کی کوئی خصوصیت نہ ہو۔ یہ تحریک مزدوروں کے مزاج کو راس آئی۔ اور وہ کمیونزم کے حامی اور دلدادہ ہو گئے۔ مارکس اور اینگلز کے مینی فسٹو میں بھی یہ بات دہرائی گئی ہے کہ پرولتاریہ بورژوا کی پیداوار ہے

یورپ اور کمیونزم:- یہ عجیب بات ہے کہ کمیونزم کے بانیوں نے انگلستان۔ فرانس اور اٹلی وغیرہ میں بیٹھ کر تحریک مزدور کا مطالعہ کیا۔ اور فلسفۂ کمیونزم کی تدوین کی۔ سب سے پہلا مینی فسٹو بھی لنڈن میں انگریزی میں ہی شائع ہوا۔ پھر جرمنی۔ اٹلی اور پولینڈ کی زبان میں۔ مگر کمیونسٹ لیڈروں نے کبھی ان ممالک کے مزدوروں سے کوئی بڑی توقع قائم نہیں کی۔ نہ ان ممالک میں ان کو کمیونزم کے فروغ پانے کی کوئی قوی امید نظر نہیں آئی۔ بلکہ وہ ہمیشہ کمیونسٹ راج کے لئے روس کی طرف دیکھتے رہے۔

پارلیمانی و دستوری حکومت:- دراصل یہ بھی کمیونسٹ لیڈروں کے حسن مطالعہ اور صحیح تدبر کی دلیل تھی۔ یورپ کے جن جن ملکوں میں پارلیمانی یا دستوری طرز کی حکومت تھی۔ جیسے برطانیہ وہاں نسبتاً مزدوروں کی حالت اچھی تھی۔ ملکی سیاسیات میں ان کا دخل تھا اور انہیں آزادیٔ ضمیر بھی حاصل تھی۔ اور ایسا ماحول کمیونزم کے لئے سازگار نہیں ہوتا۔ لیکن جن ملکوں میں شہنشاہیت اور مطلق العنان زبان روا تھی۔ جیسے روس اور ترکی۔ وہ ممالک کمیونزم کی کھیتی کے لئے موزوں تھے۔ لیکن ترکی اس نئی تحریک کے یلغار سے یوں بچ گیا کہ وہاں بڑی بڑی صنعتیں قائم نہیں ہوئیں اور طبقۂ مزدور کی اکثریت نہیں ہو سکی۔ ہاں اتنا ضرور ہوا کہ وہاں سلطانی ختم ہو گئی۔ اور دستوری حکومت قائم ہو گئی۔

روس اور کمیونزم:- لیکن روس میں بورژوا اور پرولتاریہ دونوں اپنے اپنے انتہائی نقطہ پر پہنچ گئے وہاں یورپ کے سرمایہ داروں نے بڑی بڑی صنعتیں قائم کیں۔ اور اس درخت کے سبز پھل اپنی جھولی میں ڈالتے گئے۔ روس کا کچا مال یورپ جانے لگا۔ روسی عوام محض آلات پیداوار بن کر رہ گئے۔ ان کو اپنی محنت کا کوئی پھل نہیں ملا۔

انقلاب فرانس:- یہ ان دنوں کی بات ہے انہیں دنوں فرانس کا جاگیرداری نظام بھی انتہائی عروج پر تھا۔ اور وہاں بھی اس نظام کے خلاف زبردست بغاوت کی تیاریاں ہو رہی تھیں چنانچہ دس برس کے اندر وہاں دو انقلابات آئے۔ پہلا جولائی ۱۸۳۰ء میں اور دوسرا فروری ۱۸۴۸ء میں۔ ان انقلابوں کا حشر دیکھ کر کمیونسٹ لیڈروں کا اپنے معاشی موقف پر اعتقاد اور بھی پختہ ہو گیا۔ انقلاب فرانس ۱۸۴۸ء سے کچھ ہی پہلے مارکس اور اینگلز کو اپنا مستقبل حوصلہ افزا نظر آنے لگا تھا اور انہوں نے لنڈن میں بڑی آب و تاب سے اپنا مینی فسٹو شائع کرایا تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ مزدوروں کی بڑھتی ہوئی بے چینی سے بروقت فائدہ اٹھایا جائے اور ساری دنیا میں کمیونسٹ لیگ یعنی بین الاقوامی کمیونزم کی ہدایت کے مطابق انقلاب برپا کیا جائے اسی لئے وہ انقلاب فرانس سے خوش نہیں ہوئے۔ بلکہ اس انقلاب اور اس عہد کے ادب کو جاگیرداری سوشلزم کا خطاب دیا گیا

روسی پرولتاریہ:- روسی عوام نے جو انقلاب فرانس کا گہری نظروں سے مطالعہ کر رہے تھے۔ اس سے بہت کچھ فوائد حاصل کئے۔ انہیں اپنی ہستی کا احساس ہونے لگا اور وہ بھی سیاسی میدان میں جست لگانے کی تیاری کرنے لگے۔ کمیونسٹ لیڈر جو اسی موقعہ کی تاک میں بیٹھے تھے انہیں اس انتشار و بے چینی سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ مل گیا۔ ۱۸۶۲ء میں کمیونسٹ مینی فسٹو کا روسی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ اور یہ توقع ظاہر کی گئی کہ اگر روس میں کمیونزم بار آور ہوا تو یہ یورپ کا ہراول دستہ بنے گا۔

کمیونزم کی بنیاد:- بورژوا طبقہ کے مقابل کمیونسٹ پارٹی کا ایمان ہی کچھ ایسا تھا کہ انسان کے بہیمانہ جذبات پر اثر کئے بغیر نہیں رہتا تھا۔ کمیونزم کی بنیاد نفرت۔ عداوت اور دشنام طرازی پر ہے۔ اور یہ تینوں باتیں ایسی ہیں۔ کہ پرولتاریہ کے دل میں بورژوا کے خلاف ہمیشہ موجزن رہتی ہیں۔ کسی مزدور تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے آج تک ان تین حربوں سے زیادہ کارگر اور کوئی حربہ دریافت نہیں کیا گیا۔

عوامی انقلاب:- کمیونزم نے مزدوروں کو یہ تینوں حربے دیئے اور ان کے استعمال کی کھلی اجازت دی مارکس اور اینگلز کے مینی فسٹو میں بھی یہی

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے نرالا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

یوم خلافت کی مبارک تقریب پر

قادیان میں عظیم الشان جلسہ

(از مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر قادیان)

قادیان ۲۷ مئی۔ آج لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی یوم خلافت کی مبارک تقریب پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا جلسہ کی کارروائی حسب پروگرام ٹھیک سات بجے صبح شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آج کا جلسہ جماعت میں خلافت کے قیام کے شکرانہ کے طور پر منعقد کیا جا رہا ہے۔ آپ نے روحانی و دنیاوی نظاموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر نظام کے لئے ایک نگران کی ضرورت ہوتی ہے جس کے پاس ہر قسم کے اختیارات ہوں۔ دنیاوی نظام تشدد پر مبنی ہوتا ہے۔ مگر روحانی نظام طوعی ہوتا ہے۔ آپ نے اس بات کو تفصیل سے بیان فرمایا۔ کہ وہ اکابر جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کو بموجب الوصیت قابل اطاعت قرار دیا تھا۔ انہوں نے خلافت ثانیہ کے قیام کے موقعہ پر خلافت کا سرے سے ہی انکار کر دیا۔

صاحب صدر کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے آنرز نے خلافت اسلامیہ قرآن کریم کی روشنی میں کے موضوع پر تقریر فرمائی ابتداء میں آپ نے سورت فاتحہ سے مسئلہ خلافت پر مخصوص انداز میں روشنی ڈالی اور پھر حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت پر ابلیس کے معترض ہونے کی وضاحت کی اور آخر میں سامعین کو ملائکہ کے نمونہ پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔

مکرم چوہدری صاحب کے بعد مکرم مولوی عمر علی صاحب فاضل نے خلافت اسلامیہ از روئے احادیث کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے احادیث صحیحہ سے اس امر کی وضاحت بیان کیا کہ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد یہ سلسلہ خلافت جاری ہوا اور آپ نے خلفاء کی اطاعت کی خاص تاکید فرمائی ضمناً معترضین اہل پیغام کے اس خیال کو رد کیا کہ مسیح موعود کے بعد گویا انجمن آپکی جانشین ہے۔ "اذا بویع الخلیفتان فاقتلوا الآخر" کے ارشاد نبوی سے استدلال کیا کہ ایک وقت میں ایک ہی خلیفہ ہو سکتا ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے حضرت عثمان رض کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان بتایا کہ اللہ تعالےٰ آپ کو قمیص پہنائے گا۔ مگر آپ اس کو اتاریں نہ۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جام شہادت پینا قبول کیا مگر خلافت سے دستبردار نہ ہوئے آخر میں آپ نے آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بھی سلسلہ خلافت کے جاری رہنے کو حدیث سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے بعد بھی اسی طرح خلافت کا قیام ضروری تھا جس طرح کہ ہر نبی کے بعد خلافت کا قیام ہوتا چلا آیا ہے۔

بعد ازاں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے از روئے تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بیان کیا کہ ہر نبوت کے بعد خلافت کا قیام ہوتا چلا آیا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعویٰ فرمایا ہے تو آپ کے بعد خلافت کا قیام ضروری تھا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب پیغام صلح سے وہ حوالہ تفصیلاً پیش کیا جس میں آپ کے بعد سلسلہ احمدیہ کے واجب الاطاعت پیشوا کا احمدیوں کی نمائندگی کرنے کا ذکر ہے تقریر جاری رکھتے ہوئے مولوی صاحب موصوف نے الوصیت کے حوالے سے خلافت احمدیت جاری رہنے پر استدلال کیا۔ آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ثابت کیا کہ آپ کی اولاد میں سے بھی خلفاء کا ہونا مقدر ہے اور مبارک ہے وہ جو ایسے خلیفہ سے اپنا دامن وابستہ کرتا ہے جو آپ کی اولاد میں سے ہے۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے خلیفہ خدا تعالےٰ ہی بناتا ہے کے موضوع پر تقریر کی۔ اور آیات قرآنیہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ۔ یاداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض و آیت استخلاف سے ثابت کیا کہ خلیفہ بنانا اللہ تعالےٰ ہی کا کام ہے۔ پھر آپ نے حضرت نبی کریم صلعم کا اپنے بعد کسی خلیفہ کو نامزد نہ کرنے سے استدلال کرتے ہوئے بیان کیا کہ اس میں بھی یہی راز مضمر تھا کہ حضور علیہ السلام کو یقین تھا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اسی طرح آپ نے تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت خلیفہ اول کی تحریرات کی روشنی میں اپنے موضوع کی وضاحت کی۔

آپ کے بعد مکرم جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم وتربیت نے "خلیفہ معزول نہیں ہو سکتا" کے موضوع پر نہایت مدلل تقریر فرمائی۔ اور ثابت کیا کہ قرآن مجید کی کسی آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ خلیفہ معزول ہو سکتا ہے۔ آپ نے عزل خلفاء کے ماننے والوں کے اعتراضوں کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے۔ وہ سمجھتے ہوں گے کہ جس طرح کسی عمارت کے بنانے والوں کو اس کے گرانے کا اختیار ہوتا ہے اسی طرح خلیفہ بنانے والے لوگ بھی اس کے معزول کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ آپ نے اس اعتراض کا نہایت لطیف جواب دیا کہ والدہ کو جو بچے کو نو ماہ اپنے حمل میں رکھتی ہے اور بظاہر اس کی پیدائش کا موجب ہوتی ہے یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اس بچے کا گلا گھونٹ کر مار ڈالے۔ جس طرح بچہ کی پیدائش کا موجب گو بظاہر اس کی والدہ بنتی ہے مگر در اصل اس میں تقدیر الٰہی خاص طور پر کام کر رہی ہوتی ہے۔ اسی طرح گو بظاہر خلیفہ کا انتخاب ایک جماعت کرتی ہے مگر اس میں الٰہی تقدیر کام کر رہی ہوتی ہے۔ آپ نے آیت استخلاف سے ثابت کیا کہ جیسا کہ کما استخلف الذین من قبلھم کے ماتحت قبل ازیں کسی خلیفہ کا عزل ثابت نہیں کیا جا سکتا تو موجودہ خلیفہ برحق کو معزول کرنے کا ادعا کہاں تک درست ہو سکتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالےٰ نے اس کے زمانہ میں ہر قسم کی پرانی دنیوی خلافت کو یکسر مٹا لیا۔

بعدہ مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم محمود کی آمین سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا۔

اس کے بعد مکرم ومحترم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے منکرین خلافت کا انجام کے موضوع پر تقریر فرمائی اور آیت استخلاف کے آخری حصہ سے ثابت کیا کہ منکرین خلافت فاسق ہیں۔ اور فاسق آیت قرآنیہ ینقضون عھد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض کا مصداق ہوتا ہے۔ پھر منکر خلافت ان تمام برکات سے محروم رہ جاتا ہے جو خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مثلاً روحانی تنظیم۔ حقیقی روحانیت اور خدا تعالےٰ کی تائید ونصرت کے تازہ بتازہ نشانات۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے مخصوص طور پر موجودہ زمانہ کے منکرین خلافت کے عبرتناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح یہ لوگ جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان سے دور ہو گئے۔ اور ان کے حق میں اُخرج منہا یزیدیون کا الہام پورا ہوا۔ بد قسمتی سے آج بھی داعیان خلافت ہی قادیان کے مقامات مقدسہ کی آبادی کا موجب ہیں اسی طرح قادیان سے لاتعلق ہو کر وہ لوگ بہشتی مقبرہ سے محروم ہوئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام انی معک ومع اھلک کے ماتحت اللہ تعالےٰ کی معیت حضور کے بعد آپ کے اہل کے شامل حال بتائی گئی ہے۔ اس سے یہ لوگ محروم رہ گئے۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل مقام (مقام نبوت) سے انہوں نے انکار کیا۔ اسی طرح عامۃ المسلمین کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے انہیں اپنے عقائد میں تبدیلی کرنی پڑی لیکن باوجود اس ساری کوشش کے وہ لاالی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء کے مصداق ہوئے حتیٰ کہ حقیقی مومنین کی جماعت سے قطع تعلق کے نتیجہ میں نولہ ما تولی ونصلہ جہنم کے عبرتناک انجام کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ جس سے ہر باہوش انسان کو ڈرنا چاہیئے۔ اور اس کا کسی قدر نمونہ ان کے بعض اکابرین کی زندگی کے آخری ایام میں دیکھا جا چکا ہے!!

آپ کے بعد عزیز محمد کریم الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے خلیفہ اول کے عہد سعادت کے کارناموں کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت خلیفہ اول کا سب سے بڑا کارنامہ سلسلہ احمدیہ میں خلافت کا قیام ہے۔ کیونکہ آپ کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں اس نظام کی بنیاد ڈالی آپ نے اپنی زندگی میں خلافت کی نسبت نہایت واضح رنگ میں آئندہ کے لئے پیش آمدہ مسائل پر روشنی ڈالی۔ جس سے اگرچہ ان لوگوں نے تو فائدہ نہ اٹھایا مگر دوسرے ہزاروں سعادتمندوں پر حقیقت الامر منکشف ہوگئی۔ یہی وجہ ہے کہ خلافت ثانیہ کی بیعت کے وقت اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کو دامن خلافت سے ہی وابستہ رہنے کی توفیق دی

بعد ازاں مکرم ولی الدین صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد کے کارنامے کے موضوع پر تقریر کی اور اس ضمن میں جماعت احمدیہ کی علمی واعتقادی اصلاح۔ مختلف مواقع پر مسلمانوں کی رہنمائی۔ فتنہ ارتداد کی اصلاح۔ بادشاہوں کو تبلیغ۔ جماعتی تنظیم تعلیمی ترقی۔ تفسیر کبیر کی تصنیف۔ تحریک جدید کا اجراء۔ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم۔ غیر ممالک میں تعمیر مساجد وغیرہ کارناموں پر روشنی ڈالی۔

بعد ازاں مکرم ومحترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ نے برکات خلافت کے موضوع پر مدلل تقریر فرماتے ہوئے بتایا کہ جس طرح اللہ تعالےٰ نے نبی کے چار کام تلاوت آیات۔ تزکیہ نفوس۔ تعلیم الکتاب والحکمۃ (باقی صفحہ ۹ پر)

خطبہ جمعہ

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۰ رمئی ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
رمضان کے آخری دنوں میں

میری طبیعت

خراب ہوگئی تھی۔ چونکہ اس ماہ تلاوت قرآن کریم پر زیادہ زور دینا پڑا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کے اردو ترجمہ کا کام بھی کرنا پڑا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ اس وجہ سے طبیعت میں جو ضعف پیدا ہوا تھا۔ وہ اور بھی بڑھ گیا۔ طبیعت اتنی کمزور ہوگئی ہے۔ کہ یہاں کی گرمی اب مجھ سے برداشت نہیں ہوسکتی۔

۱۹ راپریل کے خطبہ میں میں نے ذکر کیا تھا۔ کہ

امریکہ سے وہ کتاب آگئی ہے

جو ایک اٹالین عورت نے اسلام کے متعلق لکھی تھی۔ اس کے انگریزی ترجمہ میں کچھ مضمون چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے بھی لکھا تھا۔ اور چوہدری صاحب نے بتایا تھا۔ کہ یہ کتاب نہایت اعلےٰ درجہ کی ہے۔ بلکہ ان کا خیال تھا۔ کہ اس قسم کی اعلےٰ کتاب اسلام کے متعلق اب تک کسی مسلمان نے بھی نہیں لکھی۔ میں نے گھر سے اس کتاب کے متعلق دریافت کیا کہ کہاں ہے تو بتایا گیا کہ یہ کتاب گھر میں نہیں آئی۔ دفتر سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی بتایا۔ کہ دفتر میں یہ کتاب موجود نہیں۔ لائبریری سے پتہ کیا تو انہوں نے بھی بتایا کہ یہ کتاب ابھی تک لائبریری میں نہیں آئی۔ آج اتفاقاً میں اپنے دفتر میں کوئی چیز تلاش کرنے گیا۔ تو

اس کتاب کا ایک نسخہ

جو امریکہ سے آیا تھا۔ اور جس کا میں نے خطبہ میں ذکر کیا تھا۔ وہاں پڑا تھا۔ گھر والوں کو جب میں نے بتایا۔ تو انہوں نے کہا میرا خیال تھا کہ شاید اس کتاب کا مسودہ یہاں آیا ہے۔ حالانکہ مسودہ تو اس کتاب کا آیا تھا۔ جو امریکہ کے مشن کی طرف سے لکھی جارہی ہے۔ میں نے پچھلے خطبہ میں بتایا تھا کہ امریکہ میں ایک کتاب ایسی چھپی ہے جس میں اسلام کی ہتک کی گئی ہے۔ اور میں نے کہا تھا کہ امریکہ کی جماعت اس کتاب کا جواب لکھے۔ چنانچہ امریکہ کے احمدی مبلغ نے اس کتاب کا جواب لکھا ہے اور اس کا مسودہ ہمارے پاس پہنچ چکا ہے۔ اب ہمیں اس کی اس طرح اصلاح کرنی ہے۔ کہ اس میں اس کتاب کا نام نہ آئے۔ کیونکہ اس سے فتنہ اور زیادہ بڑھ جائے گا۔ اور پھر اس کتاب کے شائع کرنے والوں نے معافی بھی مانگ لی ہے۔

یہ کتاب جو ایک اٹالین عورت نے لکھی ہے بڑی اعلےٰ ہے میں نے ساری تو نہیں پڑھی۔ اس کی

تمہید کی چند سطروں پر نظر پڑی

تو وہاں لکھا تھا کہ قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے۔ جو اب تک اسی طرح موجود ہے جس طرح نازل ہونے کے وقت تھی اب تک اسلام کے دشمن عیسائی یہودی اور دوسرے مذاہب والے بھی اسے اسی طرح دیتے آئے ہیں۔ اور مسلمان بھی اسے اسی طرح لیتے آئے ہیں یہی ایک کتاب ہے جس میں نہ غیروں کو کوئی تبدیلی کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور نہ اپنوں کو یہ چند تمہیدی سطور پڑھنے سے معلوم ہوا کہ کتاب کی مصنف قرآن کریم کی صداقت کی قائل ہے۔ اس کتاب کو چھپوا کر دو تین لاکھ کی تعداد میں امریکہ کے رؤساء اور بڑے بڑے عہدے داروں میں تقسیم کیا جائے تو اس کا بہت فائدہ ہوسکتا ہے۔ اگر اسے شروع شروع میں

ایک ہزار کی تعداد میں

بھی تقسیم کیا جائے۔ تو اس پر قریباً پانچ ہزار ڈالر خرچ آئے گا۔ مجھے اس کی صحیح قیمت کا تو علم نہیں۔ میں نے خود ہی اندازہ لگایا ہے۔ ویسے ہم امریکہ سے پتہ کریں گے کہ اس کی قیمت کیا ہے اور اس کی اشاعت پر کیا خرچ آئے گا۔ اگر اس کتاب کی اشاعت کی جائے تو عیسائیوں کو پتہ لگ جائے گا کہ ان کی ایک عورت جو نہایت قابل اور تعلیم یافتہ تھی اور کالج میں پروفیسر تھی۔ اسلام کے متعلق کیا خیال رکھتی ہے

مجھے یاد پڑتا ہے

کہ اس کتاب کے مترجم نے یا کسی اور نے اس عورت کو خط لکھا کہ اگر تمہارے اسلام کے متعلق وہ خیالات درست ہیں جو اس کتاب میں لکھے گئے ہیں تو تم ابھی تک مسلمان کیوں نہیں ہوئیں تو اس عورت نے جواب دیا کہ اگر میں مسلمان ہو جاتی۔ تو میری اس کتاب کا عیسائیوں پر زیادہ اثر نہ ہوتا۔ اب تو وہ سمجھتے ہیں کہ میں انہی میں سے ایک ہوں۔ اور اسلام کا مجھ پر اتنا اثر ہے کہ میں یہ خیالات ظاہر کرنے پر مجبور ہوگئی ہوں یہ کتاب ۱۹۲۵ء میں لکھی گئی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کتاب کی خوب اشاعت کی جائے۔ تو امریکہ میں اسلام کا اچھا اثر پڑے گا۔ بلکہ امریکہ تو الگ رہا۔ میں سمجھتا ہوں۔ وہ وقت دور نہیں جب

ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے گا

اور وہ اسلام کی سچائی اور عظمت کی قائل ہو جائے گی

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:۔
میں نماز جمعہ کے بعد

کچھ جنازے پڑھاؤں گا

۱۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب ٹوپی ضلع مردان جو صوبہ سرحد کے پرانے اور مخلص احمدی تھے۔ اور بہت بڑے خاندان سے تھے وفات پاگئے ہیں۔ ان کا خاندان پیروں کا خاندان تھا۔ اور صاحبزادہ عبدالقیوم صاحب جو ان کے رشتہ کے بھائی تھے پندرہ بیس سال تک صوبہ سرحد میں وزارت اور دوسرے بڑے عہدوں پر رہے تھے۔

۲۔ ملک عبدالجبار خاں صاحب پسر ملک عبدالقادر خاں صاحب آف فیض اللہ چک ضلع گورداسپور حال کراچی مرحوم موصی اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے روزہ کی حالت میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔

۳۔ غلام محمد صاحب کوٹ کانا ضلع گجرات ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے بہت تھوڑے احباب جنازہ میں شریک ہو سکے۔

۴۔ چوہدری فضل خاں صاحب کھوکھر تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور حال چک نمبر ۱۶ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور۔ مخلص احمدی تھے۔ جنازہ میں بہت تھوڑے دوست شریک ہوئے۔

نماز جمعہ کے بعد میں ان چاروں جنازے پڑھاؤں گا دوست بھی ساتھ شریک ہوں۔

اصل میں تو چندہ جلسہ سالانہ سال کے شروع میں ہی دیدینا چاہیئے (المصلح الموعود)

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"جلسہ سالانہ کے متعلق متواتر کئی سالوں سے دیکھا گیا ہے کہ جو جماعتیں شروع سال میں چندہ دیدیتی ہیں وہ تو دے دیتی ہیں اور جو شروع میں نہیں دیتیں ان کے ذمہ کافی بقایا رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے ہمارے سالانہ بجٹ کو نقصان پہنچتا ہے اور ان کے ذمہ بھی بعض دفعہ دو دو سال کا چندہ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ کا چندہ ایک ایسی چیز ہے جس کے دینے کا ہمارے ملک میں سالہا سال سے رواج چلا آتا ہے۔ جلسہ سالانہ ایک اجتماع کا موقعہ ہے۔ اور اجتماع کے موقعہ پر ہمارے ملک میں لوگوں کی عادت ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ امداد ضرور کرتے ہیں۔۔۔۔۔

ہمارا جلسہ سالانہ تمام عرسوں اور اجتماعوں سے بالکل مختلف ہے اور اس میں حصہ لینا بڑے ثواب کا کام ہے جماعتوں کو چاہیئے کہ ابھی سے جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ہمارا ایسا تجربہ ہے کہ جو جماعتیں جلسہ سالانہ سے پہلے چندہ دے دیتی ہیں۔ اور جو رہ جاتی ہیں رہ ہی جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو بعد میں نظارت بیت المال کے پیچھے پڑنے کی وجہ سے اور خط وکتابت کرنے پر آخر سال میں چندہ پورا کر دیتی ہیں۔ اور بعض جماعتوں کے ذمہ دو دو سال کا بقایا چلا جاتا ہے حالانکہ انتظام پر تو بہرحال روپیہ خرچ ہوتا ہے۔۔۔۔۔"

"پس پہلے تو میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے میں دوست ہمت سے کام لیں تاکہ جلسہ سالانہ سال کے شروع میں ہی دے دینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر اجناس وقت پر خریدی جائیں تو ان پر بہت کم خرچ آتا ہے۔ اگر روپیہ پاس ہو اور مئی جون یا جولائی میں تمام اجناس خرید لی جائیں تو آدھے روپیہ میں کام بن جاتا ہے

بہرحال جماعت کو چاہیئے کہ وقت پر چندہ دے تاکارکن سہولت سے چیزیں خرید سکیں"۔

(ناظر بیت المال قادیان)

لجنہ اماء اللہ قادیان کیطرف سے جلسہ یوم خلافت

از محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

قادیان ۲۷ رمئی۔ لجنہ اماء اللہ قادیان کی طرف سے یوم خلافت منایا گیا۔ جلسہ کا پروگرام ساڑھے چار بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ عصمت بیگم نے خوش الحانی سے کی اور رشیدہ بیگم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعائیہ اشعار پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد نظام خلافت۔ خلافت کا قیام۔ خلافت کی برکات اور خلافت حقہ اسلامیہ کے عنوانات پر محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ۔ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ۔ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اور خاکسارہ نے تقریریں کیں۔ جس میں قرآن مجید۔ احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ثابت کیا گیا کہ ہر نبی کے بعد خلافت ہوتی ہے۔ اور خلافت ایک بہت پُر برکت نظام ہے۔ اور خدا تعالےٰ اس نظام کے ذریعہ نبی کے کام کو مکمل کرتا ہے۔ پیرا خبارات میں خلافت کی تائید میں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے جو دعوے کئے تھے پڑھ کر سنائے گئے اور بتایا گیا۔ کہ خلیفۂ وقت کی معیت میں جماعت نے کس قدر ترقی کی ہے۔ اور تبلیغ اسلام کا کام کس قدر وسیع پیمانہ پر کیا جا رہا ہے۔

آخر میں خلافت کے قیام پر خدا تعالےٰ کا شکر کیا گیا کہ اس نے ہمیں خلافت پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور اپنے پیارے امام اور خلیفہ کی درازیٔ عمر اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعا کی گئی۔

جلسہ ساڑھے چھ بجے ختم ہوا۔ تمام مستورات اس خوشی میں حاضر تھیں اور بہت شوق سے جلسہ کی کارروائی سنتی رہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ یوم خلافت (بقیہ ص۲)

قرار دیے ہیں۔ اسی طرح بعض کام منبعد کے سپرد کئے گئے ہیں۔ آپ نے بالوضاحت بیان فرمایا کہ کس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تلاوت آیات کے ماتحت قرآن مجید پر اعتراضات کے جوابات دیے اور آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے زندہ نشانات ظاہر ہوئے۔ تعلیم الکتاب والحکمۃ کے ماتحت قرآن مجید کی صحیح تعلیم اور دین کی صحیح تصویر پیش کرنے کے علاوہ تفسیر القرآن میں حقائق و معارف کے دریا بہا دیے۔ اور اس طرح ان سے پیدا ہونے والے نتائج تزکیہ نفوس کا موجب ہوئے۔ آیت استخلاف سے استدلال کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد میں خوف کا امن سے تبدیل ہونے کا ذکر فرماتے ہوئے مستری۔ مصری اور احراری فتنوں اور ۱۹۴۷ء اور ۱۹۵۳ء کے واقعات کا مختصراً ذکر فرمایا اور خلافت کی برکات بیان کیں جو اللہ تعالےٰ کے غیر معمولی فضل کے ظہور کا موجب ہوئے۔ آخر میں آپ نے جماعت احمدیہ قادیان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایمان بالخلافت اور اور اعمال صالحہ بجا لانے کی تلقین کی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں پیر پرستی کے الزام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر خلیفہ کی اطاعت پیر پرستی ہے تو اس کا حکم دینے والے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خلافت سے دستبردار نہ ہونے کا ارشاد فرمایا تھا۔ آپ نے حضرت نبی کریم صلعم کے الفاظ جو حضور نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق فرمائے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق الفاظ کا توارد نہایت ہی لطیف انداز میں ذکر فرمایا۔ اور آخر میں تلقین کی کہ ہمارے اعمال ہمارے دعوےٰ ایمان کے مطابق ہونے چاہئیں۔ آخر دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

بعد از اں جلسہ دو دیگوں میں مجالس انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی۔

جماعت احمدیہ مرکرہ کا سالانہ جلسہ

(از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر)

(۲)

دوسرا اجلاس

جماعت احمدیہ مرکرہ کا دوسرا اجلاس

زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان ٹاؤن ہال مرکرہ میں منعقد ہوا۔ ٹاؤن ہال ایک شاندار ہال اس علاقہ میں ہے جو کافی بارونق ہے۔ اس کے لئے بھی حکومت سے اجازت لینی ہوتی ہے جس کو جماعت احمدیہ کے افراد مکمل کر چکے تھے۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم مولوی الوالوفا صاحب مالاباری نے کی۔ اس کے بعد ایک نظم پڑھی گئی۔ اس کے بعد مولوی عبداللہ صاحب مالاباری مبلغ انچارج علاقہ ہذا نے ہم تمام مبلغین کا فرداً فرداً تعارف کرایا۔ سب سے پہلے مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان صاحب نے انگریزی میں peace Paradise پر تقریر کی۔ جو بہت پسند کی گئی۔ خدا کے فضل سے کافی حاضرین اونچے طبقہ کے لوگ موجود تھے۔ آپ کو تقریر کا وقت بھی بڑھا دیا گیا تاکہ انگریزی جاننے والے حاضرین مزید مستفید ہو سکیں۔ دوسرے نمبر پر مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے احمدیت کے پیغام پر ایک گھنٹہ مسلسل تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اگرچہ موجودہ زمانہ میں دنیا کا ہر شخص امن چاہتا ہے۔ مگر اس کے نظام کے لئے مذہب کو لامذہبیت میں بدلنا چاہتا ہے کیونکہ اس کے خیال میں اختلاف مذہب سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ حالانکہ "مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا"۔ چونکہ آجکل مذہب کا صرف نام باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے مختلف اہل مذاہب ایک دوسرے کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ مذہب کی حقیقی روح کو زندہ کیا جائے تاکہ ہر قسم کے جھگڑوں کا سدباب ہو۔ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ اختلاف مذہب سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ تاریخ شاہد ہے کہ مہابھارت کی جنگ یا رام چندر اور راون کی لڑائی یا کربلا کے واقعات یا صلیبیوں کے مابین شدید خونریزی وغیرہ اختلاف مذہب کی وجہ سے نہیں تھی۔ کیونکہ یہ سب لوگ تو ہم مذہب تھے۔ مزید برآں احمدیت یا حقیقی اسلام اپنے پاکیزہ اور پائیدار اصولوں کی وجہ سے امن عالم کا کفیل اور ضامن ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے اسلام اور احمدیت کی پُرامن تعلیم کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اس کے بعد خاکسار (محمد اسمٰعیل وکیل) کی تقریر ہوئی۔ جس میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ جو انقلاب روحانی پیدا ہوا اس کی وضاحت کی گئی۔ اور بتایا کس طرح جماعت احمدیہ کے پیچھے خدا کا ہاتھ کام کر رہا ہے کہ وہ دیکھتے دیکھتے دنیا پر اپنی روحانی تاثیر اور دلائل کے اعتبار سے چھا گئی ہیں۔ اور اس وقت دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں احمدیت کا پیغام نہ پہنچ رہا ہو۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے مسیح موعودؑ کے ذریعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے اسلام کی شان کو ظاہر کرنے قرآن کریم کی تعلیم کو اکناف عالم میں پھیلانے کا وہ کام کیا ہے جس کی نظیر پیش کرنا ممکن نہیں۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود۔

بعدہٗ صدر جلسہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اختتامی تقریر فرمائی یہ تقریر کرکے جلسہ کے لئے بھی اختتامی تھی اور اس اعتبار سے بھی کہ ہمارے تبلیغی دورہ جنوبی ہند کا یہ آخری اجلاس تھا۔ یہاں ہمارا پروگرام ختم ہوتا تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہمیشہ الٰہی جماعتوں کی مخالفت بھی ہوتی ہے اس سے ہمیں گھبرانا نہیں چاہیئے یہ تو ہمارے ایمانوں کو بڑھانے والی چیز ہے ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے ساتھ ہی مخالفت ہوئی جو اس امر کی دلیل تھی کہ ہم سچے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے وعدے ہمارے ساتھ ہیں کہ وہ ہمیں ترقی پر ترقی دے گا۔ سو تبلیغ کے کام میں اللہ تعالےٰ نے اس میں برکت دے گا۔ اس کے بعد مولوی عبداللہ صاحب نے ملیالم زبان میں تمام حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک لمبی پرسوز دعا فرمائی اور جلسہ برخواست ہوا۔ باوجودیکہ اس علاقہ میں مسلمانوں کی طرف سے اس رنگ میں پکٹنگ کی گئی کہ کوئی مسلمان ہمارے جلسہ میں شریک نہ ہو خدا نے ہمارے جلسے کو ہر اعتبار سے کامیاب بنایا۔

بیعت اسی روز بعد نماز عشاء ایک دوست محمد اسمٰعیل نے بیعت کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

تبلیغی دورہ کا اختتام

مورخہ ۲۵ کو علاقہ جنوبی ہند کے تبلیغی دورہ

سرخ ستارہ (بقیہ ص۱)

تینوں جذبات کا سرِ نا نظر آتے ہیں۔ بورژوا کے مذہب۔ اخلاق۔ خاندان حتیٰ کہ بہو بیٹیوں کے خلاف بھی سخت سے سخت الفاظ استعمال کئے گئے۔ اس کے ساتھ ہی کمیونزم نے پرولتاریہ کو روٹی اور سیاسی اقتدار کی لالچ بھی دی نتیجہ یہ ہوا کہ مزدور طبقہ کمیونزم کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے بورژواؤں کی ساری خصوصیات کو روندتے ہوئے وسائل معاش و سیاسی اقتدار پر قابض ہو گئے۔ اور اب واقعی مارکس کے قول کے مطابق

... اپنی زنجیریں کھو چکے تھے اپنی ایک سنہری جنت بسا ... روٹی کپڑے اور کوڑی کی فکر سے آزاد ہو چکے تھے۔ اور دوسری جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے محل ان کے قیام کے لئے تھے۔

اب انہوں نے پنج سالہ منصوبے بنائے مشترکہ وسیع زراعت قائم کی۔ بالکل

کھوئے۔ ہر شخص کے روزگار۔ تعلیم اور علاج کا بند و بست کیا ... کی محنت ٹھکانے لگی۔ اور زمین پر وہ جنت نمودار ہوئی جس کی ... دی گئی تھی۔

اور یہ تھا سرخ ستارہ کا طلوع (باقی)

دیوگھر (بہار) میں "ست سنگ" کے سالانہ اجتماع

میں

مبلغ احمدیت کا کامیاب لیکچر - اور بانی ست سنگ کے بعض دلچسپ حالاتِ زندگی

(از مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ زیل کلکتہ)

مورخہ بارہ اپریل سال رواں کو ہمارا مختصر سا قافلہ جو مکرم امیر جماعت احمدیہ کلکتہ، سیف الدین صاحب، فیروز الدین صاحب۔ عزیزم محمد حلیم اور خاکسار راقم پر مشتمل تھا۔ بذریعہ دہلی ایکسپریس رات کے دس بجے کلکتہ سے روانہ ہوا۔ علی الصبح جسیڈی جنکشن پہنچے، گاڑی بدلی اور ۱۲؍ اپریل کو چھ بجے صبح کے قریب دیوگھر سے اتر کر بیرون شہر "ست سنگ" کے مرکز میں داخل ہوئے۔ جہاں بارہ لغائت سولہ اپریل ۵۷ء "ست سنگ" کا سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا تھا۔

منتظمین جلسہ باخلاق و مروت پیش آئے۔ بڑی خاطر و مدارات کی۔ محبت سے بٹھایا، خیر و عافیت پوچھی اور پھر ناشتہ کے بعد ایک اچھے مکان پر لا اتارا۔ جہاں اور بھی کئی مہمان فروکش تھے۔

تھوڑی دیر سستانے کے بعد دیگر مہمانوں سے ملاقات کی۔ پہلے تو ادھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ پھر موجودہ زمانہ کی لادینی، بے راہ روی اور دنیاداری کا تذکرہ آگیا۔ جس سے گریز کر کے اسلام و احمدیت پر گفتگو شروع ہوئی اور تبلیغ کا زریں موقع ہاتھ آیا۔ چنانچہ احمدیہ نقطۂ نگاہ سے اسلامی تعلیم، رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ، احمدیوں اور غیر احمدیوں میں مابہ الامتیاز، سلسلہ احمدیہ کی خصوصیات، غرض متعدد پہلوؤں پر تبلیغی بات چیت ہوئی۔ نیز ہندی لٹریچر انگریزی، اردو وغیرہ زبانوں میں بغرض مطالعہ پیش کیا گیا۔ چونکہ سامعین فہمیدہ اور سنجیدہ تھے اور تعلیمیافتہ بھی، اس لئے اسلام و احمدیت کے محاسن سے بہت متاثر ہوئے۔

اتنے میں دوپہر ہو گئی اور کھانے کا وقت آگیا۔ تمام مہمانوں کو کھانا کھلایا کھانے پر بھی تحریک احمدیت کا ذکر دلچسپی کا موجب رہا اور اس طرح جسمانی غذا کے ساتھ ساتھ روحانی خوراک بھی بہم پہنچتی رہی۔

بانی ست سنگ سے ملاقات

خورد و نوش کے بعد قیلولہ کیا۔ اور پھر چار بجے بعد دوپہر ست سنگ کے بانی شری ٹھاکر انوکول چندر جی کی ملاقات کے لئے ان کی قیامگاہ پر پہنچے۔ دیکھا کہ ایک میلا لگا ہوا ہے۔ عقیدتمند مردوں عورتوں اور بچوں کا ہجوم ہے اور ایسی بھیڑ بھاڑ ہے کہ کھوے سے کھوا چھلتا ہے۔ اور ٹھاکر جی مہاراج ایک طویل و عریض تخت پر براجمان ہیں۔ جس پر ایک سفید براق چاندنی بچھی ہوئی ہے۔ صرف ایک دھوتی پہن رکھی ہے۔ باقی سارا جسم برہنہ ہے۔ سر اور داڑھی بالکل صاف۔ البتہ مختصر سی مونچھیں ضرور دکھائی دیتی ہیں۔ عمر ستر سال سے متجاوز ہے پیچواں حقہ رکھا ہے جو بار بار تازہ کیا جاتا ہے اور آپ شوق فرما رہے ہیں، پاؤں تخت سے نیچے لٹکا رکھے ہیں۔ جنہیں ارادتمند بڑی عقیدت سے دبا رہے ہیں جسم بھاری ہے آپ کی دو بیویاں ہیں۔ اور آپ صاحب اولاد ہیں۔ ارد گرد جمع ہونے والے بے شمار طالبان دیدار کو درشن دینے کے واسطے آپ بار بار گردن گھما کر دیکھتے رہتے ہیں۔ لوگ آتے ہیں اور آپ کے سامنے زمین پر سر بسجود ہو کر اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ مصافحہ کرنے کا دستور نہیں ہے۔

ہم بھی ملے مگر اس طرح کہ نمستے سلیک کے بعد بچھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ٹھاکر جی مہاراج چونکہ بنگالی ہیں اسلئے بالعموم بنگالی زبان بولتے ہیں، گو گذارہ کے لائق ہندوستانی بھی بول لیتے ہیں بہرحال تعارف ہوا۔ خیر و عافیت پوچھی اور رسمی گفتگو کے بعد تھوڑی دیر کے لئے مسئلہ "حلول" پر بات چیت ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ آپ کے نزدیک کائنات کے ذرے ذرے میں خالق کائنات قدرت جلوہ گر ہے۔ اور ہر چیز میں اس کے نور کا ظہور ہے اور اس سے زیادہ وہ "اِنکارنیشن" کا کوئی مفہوم نہیں سمجھتے۔ بات معقول تھی اس لئے ہم نے بھی صاد کر دیا۔ کیونکہ ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

ست سنگ کا سالانہ اجتماع

یہ خوشگوار ملاقات تقریباً پندرہ بیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد ہمارا قافلہ ہزارہا مردوں، عورتوں اور بچوں کی گہما گہمی میں سے گذر کر جلسہ کے عظیم الشان پنڈال میں پہنچا۔ جہاں ایک وسیع شامیانہ لگایا گیا تھا جس کے نیچے تقریباً سات آٹھ ہزار نفوس جمع تھے۔ شاندار سٹیج سجا ہوا تھا۔ اور مائیکروفون کے ذریعہ بنگلہ، ہندی، انگریزی اور اردو تقاریر کا سلسلہ جاری تھا۔ اس نہایت ہی بارونق اور شاندار اجتماع میں ہماری شرکت مرجع الانظار تھی۔ اور تمام حاضرین ہمہ تن انتظار کہ کب ہماری تقریر شروع ہوتی ہے۔

مبلغ سلسلہ کی تقریر

آخر ہماری باری آئی اور ناچیز راقم کی تقریر شروع ہوئی۔ جو آدھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کا نہایت ہی مختصر خلاصہ حسب ذیل ہے:-

ہم "ست سنگی" بھائیوں کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے اپنے اس سالانہ اجتماع میں ہمیں اظہار خیالات کا موقع دیا۔ دنیا میں اسلام وہ پہلا مذہب ہے جس نے تمام ہادیانِ امم اور بانیانِ مذاہب کے قرار واقعی اعزاز و اکرام کا علم بلند کیا اور اہل اسلام کو اس بات کا پابند بنایا کہ وہ ان سب پر ایمان لائیں۔ جیسا کہ وان من امة الا خلا فیھا نذیر۔ ولقد بعثنا فی کل امة رسولا اور ولکل قوم ھاد وغیرہا آیات قرآنیہ سے ظاہر ہے۔ مزید برآں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو حضرت کرشن علیہ السلام کا نام لے کر ان کی نبوت و رسالت کا اعلان فرمایا ہے۔ چنانچہ فردوس الاخبار دیلمی کی روایت کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمہ کاھنا کے الفاظ گواہ ہیں۔

فی زمانہ جبکہ یہ قرآنی تعلیم جو صلح و سلامتی، امن و آشتی اور رواداری کی جان ہے۔ نذر تغافل ہو گئی تو بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا احیاء فرمایا اور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے اس غرض کے لئے سالانہ جلسے مقرر کر کے اسے عملی جامہ پہنایا۔

چونکہ فرقہ "ست سنگ" بھی اسی پیام امن کا ڈھنڈورچی ہے۔ اس لئے اس مادی دنیا کے لادینی صحرا میں جماعت احمدیہ کی طرح ایک مذہبی نخلستان کا حکم رکھتا ہے۔ لہذا اس کار خیر اور امن عام کے مشن میں ان کے لئے ہمارا دست تعاون ہمیشہ دراز رہے گا۔ انشاء اللہ۔

اس کے علاوہ وقت کی رعایت سے جامع اور مانع طور پر مختصراً تحریک احمدیت کا تعارف بھی کرایا گیا۔

ہمارے ان خیالات کو بے حد سراہا گیا اور ست سنگ کے سربرآوردہ اصحاب کی طرف سے اصرار ہوا کہ ان کے آئیندہ عظیم تر اجتماع میں جو اکتوبر ۵۷ء میں منعقد ہوگا، ضرور شرکت کی جائے۔ چنانچہ ان کی اس مخلصانہ دعوت کو قبول کر لیا گیا۔

صنعتی نمائش کا افتتاح اس موقعہ پر ان کے پرائیویٹ صنعتی اسکول کے طلباء کی خود ساختہ، قابل قدر اور دلچسپ مصنوعات کی مختصر سی نمائش کا بھی انتظام تھا۔ منتظمین کی خواہش پر اس کا افتتاح مکرم جناب شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے فرمایا۔

شکریہ بہرحال ہم اپنے "ست سنگی" بھائیوں کی خاطر و مدارات، مہمان نوازی اور فراخدلی کے شکرگذار ہیں فجزاھم اللہ جزاء۔

بانی "ست سنگ" کے بعض دلچسپ حالاتِ زندگی

"ست سنگ" ہندوؤں کے ایک فرقے کا نام ہے۔ مگر ان سے بدرجہا عالی ظرف اور روشن خیال۔ اس کے بانی شری ٹھاکر انوکول چندر جی تادم تحریر بقید حیات ہیں۔ یہ مشن تقسیم ملک سے تھوڑا عرصہ پہلے پنجاب سے دیوگھر میں منتقل ہو گیا تھا۔

ٹھاکر جی موصوف ۱۸۸۸ء میں جمعہ کے دن ساڑھے سات بجے صبح بمقام حمائت پور واقع بر لب دریائے پدما ضلع پنجاب (مشرقی بنگال) ایک غریب گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ پیدا ہوتے ہی کمرے میں ایک خاص قسم کی روشنی ہو گئی جو کہ خدائی نور تھا۔ آپ بچوں کی طرح روئے نہیں بلکہ چند لمحہ بعد ہی مسکراتے ہوئے کمرے کے چاروں طرف بڑے غور سے دیکھنے لگے۔

الغرض یوم پیدائش سے کر آج تک آپ کی ساری زندگی عجیب و غریب واقعات کا مجموعہ بتائی جاتی ہے۔ آپ کے عقیدتمند آپ کو ٹھاکر جی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کو بخوبی یاد ہے کہ "کس طرح آپ نے ایک چھوٹے سے نقطہ سے خون اور مانس کے ملاپ سے ایک انسان کی شکل اختیار کی"۔

آپ ایک غریب گھرانے کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار لگاتار پانچ سال تک سخت بیمار رہے۔ اس عرصہ میں علاج معالجہ پر گھر کا اثاثہ تک بک گیا اور فاقوں کی نوبت آگئی۔

"اس وقت آپ کی عمر صرف پانچ سال کی تھی جب آپ روزانہ تین میل پیدل چل کر

اچھیا سی ندی کو عبور کر کے پٹنہ کے ایک قصبہ سے اپنے باپ کے لئے دوائی لایا کرتے اور ہمیشہ کوشاں رہتے کہ کسی طرح اپنی ماں کی امداد کر سکیں۔"

کہا جاتا ہے کہ آپ ماتا بھگتی میں بے مثال تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ جبکہ آپ سکول میں زیر تعلیم تھے، امتحان کے زمانہ میں جس روز حساب کا پرچہ تھا آپ کو سکول جانے میں دیر ہو گئی۔ اس پر ماں نے کہا

"تم دیر کر کے اسکول جا رہے ہو۔ سوال ٹھیک نہ کر پاؤ گے" ان کے یہ الفاظ نیچے اتر کو اچندر کے کانوں میں گونجتے رہے اور دل و دماغ پر انتہائی گہرا اثر تھا کہ سب سوال جانتے ہوئے ایک بھی حل نہ کر سکے۔ اُف اتنی ماتر بھگتی اور جاں نثاری۔"

کہا جاتا ہے کہ آپ بچپن سے ہی بڑے دریا دل اور فیاض واقع ہوئے تھے۔ آپ اپنے غریب ہمجولیوں اور ساتھیوں کو سردی سے بچانے کے لئے اپنے کپڑے اور کمبل انہیں دے دیتے تھے اور اس "جرم" کی پاداش میں اپنی ماتا جی کے ہاتھوں خوب پٹتے مگر اُف تک نہ کرتے۔"

"آپ کا دل پڑھائی میں بالکل نہ لگتا تھا اور اس پر ماسٹر کی مار تو اتنی دہشت پیدا کر دیتی کہ آپ کئی دفعہ اسکول سے غائب رہتے۔ جب امتحان نزدیک آتے تو آپ استادوں کے گھر جا کر بطور رشوت سبزی وغیرہ پہنچا دیتے اور گھر کا کام کاج بھی کر دیا کرتے۔ اس طرح ماسٹروں کو خوش کر کے بڑی مشکل سے نویں جماعت تک پہنچے لیکن میٹرک کا امتحان نہ دے سکے۔"

"بچپن ہی سے آپ کو تمباکو نوشی کی علت پڑ گئی اور جب ماں کو شک ہوا اور پوچھا۔ کیا تم تمباکو پیتے ہو، تو آپ نے زندگی میں پہلی مرتبہ جھوٹ بولا۔"

"آپ کلکتہ نیشنل میڈیکل کالج میں ڈاکٹری تعلیم حاصل کرنے گئے اُن دنوں آپ کو بہت تکالیف اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ گرے سٹریٹ میں ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی کی دکان میں رہا کرتے تھے۔ روزانہ لیکچر کے لئے بو بازار جانا پڑتا تھا۔ وہاں سے جو بھی بازار کی بیمار رٹی سراری پوکر جاتے اور رات کو دوبارہ بو بازار سٹریٹ میں ڈیوٹی دیا کرتے۔ یہ آٹھ دس میل کا سفر روزانہ آپ کو پیدل ہی طے کرنا پڑتا۔ ٹرام کاریں مسافروں سے کھچا کھچ بھری ہوئی سامنے سے گذر جاتیں اور آپ مسافروں کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے رہ جاتے ان کو بہت خوش نصیب سمجھتے۔ مگر آپ کے پاس تو پھوٹی کوڑی بھی نہ تھی۔ جس سے ٹرام کا ٹکٹ لے سکیں۔ . . . . . . کئی دن صرف پانی پی کر کاٹے اور جب پیٹ میں زیادہ درد ہونے لگتا تو سوڈا بائیکارب پی لیتے، جس سے درد کم ہو جاتا۔ . . . دن بھر پڑھتے اور رات میں مریضوں کو دیکھا کرتے . . . ان تجربات نے ہی آپ کو نیم ڈاکٹر بنا دیا

دن گذرتے گئے اور لوگ آپ کے پاس جسمانی اور دماغی علاج کے لئے آتے۔ لیکن آپ کی بے لوث محبت اور ہمدردی کو دیکھ کر ہمیشہ کے لئے آپ کے مرید بن جاتے۔ گاؤں کے بدچلن آدمیوں کو راہ راست پر لانے کے لئے آپ روزانہ شام کو فارغ ہو کر ان کے ساتھ بیٹھا کرتے اور رات بھر بھجن گانے میں گذار دیتے۔ اور اب تو دریا کے پدما کے کنارے اور کئی ساتھیوں سمیت آپ کی جوانی کے دن روحانی نشے سے بھرپور اور پرسرور ناچ گانوں میں گذارنے لگے . . . . گھنٹوں ہوتے اور بیاسے کیرتن میں ہی کٹ جاتے اور کئی دفعہ آپ اس سرور میں اتنا کھو جاتے کہ دل کی دھڑکن بند ہو جاتی اور اس مدہوشی کی حالت میں آپ کے منہ سے کئی زبانوں میں عجیب و غریب الفاظ نکلتے جن کو سن کر رگ دنگ رہ جاتے۔ جہاں بھی کیرتن ہوتا آپ بڑے پریم سے ناچتے اور گاتے . . . . . .

. . . جب لگاتار کئی دن تک کیرتن کرتے ہوئے آپ کا درجہ حرارت ۱۰۵ ڈگری تک پہنچ جاتا تو آپ کے گرم جسم پر پانی ڈالا جاتا جو بخارات کی شکل میں اُڑنے لگتا۔ آپ پورے چھ مہینے تک سوئے نہیں۔

آپ کے گاؤں میں بہت غنڈے اور بدمعاش تھے وہ بھی ناچ اور گانے میں آپ کے ساتھ شریک ہونا شروع ہو گئے۔ اور چند ہی دنوں بعد چور، جواری اور ڈاکو، ایماندار انسان بن گئے۔ نفس پرست اور شرابی، عزت کی زندگی بسر کرنے لگے۔

اسی طرح دن گذرتے گئے اور مریدوں کی تعداد بڑھتی ہی گئی۔ آپ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ سائنس دان، فلسفی، ماہرین تعلیم، ریفارمر، امیر، غریب، اور سچائی کے متلاشی آپ کی جھونپڑی میں آنے لگے۔"

یہ لوگ جب آپس میں ملتے ہیں تو سلام کے طور پر ہاتھ جوڑتے اور "جے ٹھاکر جی کی" کا نعرہ لگاتے ہیں۔

یہ سارے حالات انہی کی ایک مطبوعہ کتاب سے ماخوذ ہیں۔

درخواست دعا

میری اہلیہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ بہت کمزور ہیں احباب کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ انکی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار حکیم اصغر علی اوکاڑہ پاکستان

ضروری اعلان برائے جملہ جماعت ہائے صوبہ جموں

از مکرم بابو محمد یوسف صاحب پراونشل امیر جموں

جملہ جماعت ہائے صوبہ جموں کے علم میں آ چکا ہوگا کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے خاکسار کو پراونشل امیر صوبہ جموں اور مکرمی عبد الحق صاحب آف چار کوٹ (راجوری) کو پراونشل سیکرٹری مال و تعلیم و تربیت نامزد فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں شیخ حمید اللہ صاحب علاقہ پونچھ کے لئے مبلغ مقرر کئے گئے ہیں۔ جو جملہ جماعتہائے علاقہ پونچھ کا دورہ کرنے کے موقعہ پر مناسب ہدایات دیتے رہیں گے۔

صوبائی نظام قائم کرنے کی غرض یہ ہے کہ جملہ جماعتیں تنظیم۔ تعلیم و تربیت۔ تبلیغ اور مرکزی چندوں کی ادائیگی میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ مجھے امید ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد جو صدق دل سے جماعت میں داخل ہے اور اپنی سلسلہ کے لئے اپنے دل میں درد اور تڑپ رکھتا ہے۔ وہ اپنے عمل سے ثابت کر دے گا کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

علاوہ ازیں مٹھی فنڈ کا ہر جماعت میں قائم کرنا ضروری ہے۔ مٹھی فنڈ کی نصف آمد مقامی اخراجات مثلاً خرچ ڈاک وغیرہ کے لئے رکھکر باقی نصف رقم راقم کو بھجوا دی جایا کرے تاکہ اخراجات ڈاک اور دیگر مقامی اخراجات اس میں سے کئے جایا کریں۔ اس بارہ میں بھی مبلغ صاحب مذکور موقعہ پر جماعت ہائے کو مناسب ہدایات دیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مالی قربانی اور دینی اصلاح کے بارہ میں کافی روشنی ڈالی ہوئی ہے۔ چنانچہ یہاں صرف چند حوالجات پر اکتفا کرتے ہوئے جماعت کے ہر فرد سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ موجودہ نازک دور اور احمدیت کے نیک مقاصد کے پیش نظر ہر قسم کی قربانی کرنے میں دریغ نہیں کریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:۔

(۱) "ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیئے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بے ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے گو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک خاموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ اے عزیزو! یہ دین کے لئے اور دینی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔"

(کشتی نوح)

(۲) "خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔"

(الوصیت)

(۳) "یہ مت خیال کرو کہ خدا انہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے۔ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت بن جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔"

(الوصیت)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

(۴) "میں امید کرتا ہوں کہ جماعت اپنی دینی اصلاح اور چندوں کی ادائیگی اور وقف زندگی اور اشاعت اسلام اور تعلیم قرآن اور غرباء پروری اور ہمدردی اور خدمت خلق اور اچھے اخلاق اور نیک نمونے پیش کرنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتی رہے گی۔ اور ان باتوں کو ایسی مضبوطی سے پکڑے گی کہ کوئی روک ان مقاصد سے نہ ہٹا سکے۔"

(بدر ۲۸ اپریل ۱۹۵۲ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم زیادہ سے زیادہ سلسلہ کی خدمت کر سکیں۔ آمین

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کی زیادتی اور برکات کا موجب ہوتی ہے۔

نائیجیریا میں احمدی مبلغین کی مساعی سے اسلام کی روزافزوں ترقی

مسلمانوں کی تعلیمی تربیتی اور مذہبی بہبودی کیلئے احمدیہ مشن کی اہم مساعی۔ نیوز ایجنسی کا قیام

ایک امریکی پادری کو مباحثہ کا چیلنج اور اس کا فرار

(از مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

گذشتہ سال کے اواخر میں ہم نے تجربۃً ویسٹ افریقن احمدیہ نیوز ایجنسی (دعانا) کا قیام کیا۔ ہم سلسلہ سے متعلق اہم خبروں کے لئے وآنا نیوز ایجنسی کے پریس ریلیز شائع کر کے مشہور اخبارات اور اہم مقامات میں بھیجتے ہیں۔ اور ہمارا یہ تجربہ بفضلہ تعالیٰ کامیاب ثابت ہوا۔ اس ایجنسی کے حوالہ سے متعدد اخبارات میں ہماری بھیجی ہوئی خبریں چھپ چکی ہیں۔ اول ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر اسی کے ذریعہ سے متعدد بار ریڈیو پر نشر ہوئی۔ دوسرے یہی خبر سیرالیون کے سب سے مشہور اخبار Daily mail میں شائع ہوئی اور انگلینڈ کے ایک اخبار Toica میں شائع ہوئی۔ اسی طرح ریونڈر آسبارن اور ریونڈ جان ہاورڈ کی آمد پر ہم نے پریس ریلیز شائع کر کے اخبارات کو بھیجے جن میں ان پادریوں کو مقابلہ کی دعوت دی گئی تھی یہ خبریں بھی نیوز ایجنسی کے حوالہ سے بعض اخبارات میں شائع ہوئیں۔ نیز گولڈ کوسٹ کی آزادی کے موقعہ پر نائیجیریا کے احمدیہ مشن کے وفد کی روانگی کی رپورٹ یہاں کے ایک مشہور اخبار میں شائع ہوئی۔ اس موقع پر مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب نے جوڈ چیمبرز آف کیبنٹ کو قرآن شریف کا ہدیہ پیش کیا۔ اس کی خبر بھی اسی نیوز ایجنسی کے حوالہ سے یہاں کے کئی مشہور اخبارات میں شائع ہوئی۔ الغرض ہماری اس ایجنسی کا نام متعدد اخبارات میں آچکا ہے۔

ایک امریکی مشنری Harold Tahn کی نائیجیریا میں آمد

عیسائیت کا ایک امریکی مبلغ جو America میں عیسائیت کے حق میں ریڈیو پر باقاعدہ بولنے والا ہے اس ماہ لیگوس میں آیا۔ اس کی آمد کا پروگرام اشتہارات کی صورت میں یہاں کے سب سے مشہور اخبار Daily Times میں شائع ہوا۔ ہم نے اس موقع پر ایک پریس ریلیز شائع کر کے تمام اہم اخبارات کو بھیجا۔ جس میں یہ لکھا گیا کہ اب امریکہ والوں کو اس بات کا احساس زیادہ سے زیادہ ہوتا جا رہا ہے کہ عیسائیت مغربی افریقہ میں دم توڑ رہی ہے لہٰذا انہوں نے اسلام کی مقبولیت کو روکنے کے لئے اس خطہ میں اپنی تبلیغی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ اور امریکہ کے رسالہ "لائف" کا حوالہ دیا۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ افریقہ میں ایک عیسائی کے مقابل میں دس آدمی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ لائف میں اس آرٹیکل کے چھپنے کے بعد سے ہی امریکہ کے عیسائی مشنوں کو مغربی افریقہ کی طرف زیادہ توجہ ہوئی ہے۔ اسی پریس ریلیز میں اس مشنری کو مباحثہ کی بھی دعوت دی گئی۔ اور یہ خبر وآنا نیوز ایجنسی کے حوالہ سے یہاں کے ایک مشہور اخبار میں جلی حروف میں شائع ہوئی۔ اتوار کے روز جو ہم تربیتی میٹنگ کرتے ہیں اس موقعہ پر اس کا پروگرام اسی مقصد کے لئے وقف ہوا۔ کہ اس مشنری کے پراپیگنڈا کے اثر کو کس طرح زائل کیا جائے۔ چنانچہ احباب جماعت کی تجاویز کے مطابق فوری طور پر ایک پمفلٹ شائع کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اور اسی روز جماعت کے بعض نوجوانوں کو ایک پہلے سے شائع شدہ پمفلٹ "The Virgin Birth" دے کر بھیجا گیا۔ تاکہ شائع شدہ پروگرام کے مطابق جس چرچ میں اس مشنری نے تقریر کرنی تھی۔ اس کے پاس پہنچ کر یہ پمفلٹ لوگوں میں تقسیم کریں۔ اس پمفلٹ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ پیدائش بن باپ کوئی ایسا محال اور غیر متوقع امر نہیں جس کی بناء پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف الوہیت منسوب کی جا سکے۔ کیونکہ اس کی بے شمار مثالیں خود بائیبل میں اور ان دنوں آئے دن ملتی رہتی ہیں۔

جب یہ نوجوان چرچ کے باہر یہ پمفلٹ تقسیم کر رہے تھے۔ تو اول تو ان لوگوں نے یہ سمجھا کہ یہ عیسائی مشن کی طرف سے ہی تقسیم کیا جا رہا ہے۔ لیکن اسے پڑھتے پڑھتے جب وہ گرجا میں داخل ہو جاتے۔ تو انہیں یہ معلوم ہوتا کہ یہ تو احمدیہ مشن کی طرف سے شائع شدہ ہے چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد چرچ سے ایک آدمی باہر چرچ کے گیٹ پر آیا۔ اور ان نوجوانوں کو اس پمفلٹ کے تقسیم کرنے سے منع کیا۔ انہوں نے جواب میں کہا ہم چرچ سے باہر سڑک پر کھڑے ہیں تمہیں ہم کو منع کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اس پر اس نے لوگوں کو منع کیا کہ وہ ان سے یہ پمفلٹ حاصل نہ کریں۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ جب ہمیں مفت میں ایک پمفلٹ مل رہا ہے تو اسے کے پڑھنے میں آخر کیا حرج ہے۔ اور وہ بدستور پمفلٹ حاصل کرتے رہے۔ اور یہ نوجوان تمام پمفلٹ تقسیم کر کے واپس آ گئے

اس کے تھوڑے عرصہ کے بعد ہی ہمارا تازہ پمفلٹ بھی چھپ کر تیار ہو گیا۔ اس کا عنوان یہ تھا (Second Advent of Jesus) یعنی "مسیح کی آمد ثانی" اس میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر کی تصویر دی گئی ہے۔

اس "اشتہار" کو مختلف جگہوں پر نمایاں طور پر چسپاں کرا دیا گیا اور عام تقسیم کرایا گیا۔ اتوار کے روز میٹنگ میں شامل ہونے والوں میں سے ہر ایک کو ان کی ایک خاص تعداد سپرد کر دی جاتی ہے تاکہ وہ اسے عیسائیوں میں تقسیم کرے۔

اس پمفلٹ کی وجہ سے عیسائی طبقہ میں کافی ہلچل پیدا ہوئی ہے۔ اور لوگ متواتر خطوط کے ذریعہ ٹیلیفون کے ذریعہ اور بالمشافہ گفتگو میں اس کے بارہ میں سوالات کر رہے ہیں۔

ایک عیسائی ٹیچر کئی روز تک ہمارے مشن ہاؤس میں آ کر اس پمفلٹ کے ایک ایک پوائنٹ پر بحث کرتا رہا ہے

"ہماری نظریں آپکے مشن پر ہیں"

تعلیمی میدان میں بھی خدا کے فضل سے ہماری دھاک مسلمانوں کی تمام انجمنوں پر اور حکومت کے کارندوں پر ایسی بیٹھی ہوئی ہے کہ مسلمانوں کی والنٹری ایجنسیوں کو ہمیشہ یہ امید رہتی ہے کہ انہیں تعلیمی میدان میں ہر قسم کی راہنمائی ہم سے مل سکتی ہے اور حکومت کے کارکنوں کو بھی اس بات کا احساس ہے کہ با اصول طریق پر کام ہمارے ہی مشن کا ہو رہا ہے۔ اور یہ کہ دوسری اسلامی سوسائٹیاں ایک لحاظ سے ہماری محتاج ہیں۔

قبل ازیں گذشتہ رپورٹوں میں بتایا جا چکا ہے کہ ہمارے مشن کے علاوہ باقی تمام اسلامی انجمنوں کی سرگرمی صرف اس حد تک ہے کہ ان کو گورنمنٹ نے سکول تفویض کر دیئے ہیں۔ اور وہ ان سکولوں کو ذریعہ آمد سمجھتے ہوئے جیسے بھی ان سے ہو سکتا ہے چلا رہے ہیں۔ اگر یہ سکول ان کے پاس نہ رہیں تو ان کی سرگرمی کچھ بھی باقی نہیں رہتی۔ ان مختلف سوسائٹیوں کے سکولوں کے پروپرائٹرز نے مل کر ایک کونسل قائم کی ہوئی ہے۔ جس کا نام "کونسل آف پروپرائٹرز آف مسلم سکولز" ہے۔ ہمارا مشن بھی اس کا ممبر ہے۔ اس کونسل کا مقصد یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ سے جاری شدہ ہدایات کے بارہ میں یا گورنمنٹ کے سامنے کسی متحدہ مطالبہ کو پیش کرنے کی غرض سے غور وخوض کیا جائے۔ چنانچہ یہ کونسل میٹنگیں بلاتی ہے۔

لیکن یہ عجیب بات ہے کہ کسی موقعہ پر بھی ان کی بحث نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوتی جب تک ہمارے مشن کی طرف سے اس کا حل پیش نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ ہر موقعہ پر انہیں اس بات کی انتظار رہتی ہے کہ ہمارے مشن کی کیا رائے ہے۔

ابتداءً سب سے اہم سوال اس کونسل کے فنڈ کو کنٹرول کرنے۔ اس کو محفوظ طریق پر رکھنے اور بوقت ضرورت اس کے صحیح استعمال کا تھا۔ چنانچہ اسی غرض سے انہوں نے مکرم سیفی صاحب کو اس کونسل کا Treasurer مقرر کیا۔ جس سے کونسل کو فنڈز کی طرف سے اطمینان ہو گیا۔

گذشتہ سے پیوستہ سال کے اواخر میں کونسل میں ایک نہایت اہم مسئلہ پیش ہوا۔ اور وہ یہ کہ مسلمان سکولوں میں پڑھانے والے استاد تمام عیسائی اداروں سے ٹریننگ حاصل کر کے آتے ہیں۔ خواہ وہ عیسائی ہوں یا مسلمان۔ دوسرے مسلمانوں کا اپنا ٹریننگ سنٹر نہ ہونے کی وجہ سے بہت کم مسلمانوں کو ٹریننگ حاصل کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ لہٰذا انہیں مسلمان ٹرینڈ ٹیچرز نہ ملنے کی وجہ سے مجبوراً عیسائی ٹیچر اپنے سکولوں میں لگانے پڑتے ہیں۔ پس ہمارے اداروں میں کام کرنے والے اکثر اساتذہ یا تو عیسائی ہیں یا ایسے مسلمان جن کو اسلامی تعلیم سے کوئی آگاہی نہیں۔ جس کی وجہ سے بچوں کی صحیح اسلامی رنگ میں تربیت نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا اس کونسل کو متحدہ طور پر ایک ٹریننگ کالج کھولنا چاہیئے۔ اس کے لئے یہ تجویز پاس ہوئی۔ کہ اس کونسل میں شامل ہونے والی ہر سوسائٹی کم از کم ۲ پونڈ اس ٹریننگ کے فنڈ میں بطور چندہ دے۔ دوسرے یہ کہ اسے اجاگر اور اس کے لئے گرانٹ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے اور اس کالج کے تمام فنڈز کا حساب مکرم سیفی صاحب کے سپرد ہوا!

اس تجویز کو پاس ہوئے اب ایک سال سے زائد عرصہ گذر چکا تھا۔ لیکن اس بارہ میں کوئی کارروائی عمل میں نہ آسکی۔

اب ماہ فروری میں اس کونسل کی اس غرض سے ایک ہنگامی میٹنگ ہوئی۔ اور دوبارہ ٹریننگ کالج کے اجراء کے لئے غور و خوض کیا گیا۔ اس میں سب سے اہم سوال سٹاف کا تھا۔ جس کے لئے کونسل کو کوئی حل نظر نہ آتا تھا بالآخر اس میٹنگ کے چیئرمین نے کہا کہ اس بارہ میں ہمیں چنداں فکر نہ ہونا چاہیئے۔ اور مکرمی سیفی صاحب کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ سٹاف یہ ہمیں مہیا کر دیں گے۔ کیونکہ ان کے پاس تعلیم یافتہ لوگوں کی کمی نہیں۔ اور کہا کہ اس کے لئے پرنسپل بھی یہ پاکستان سے منگوا دیں گے۔

بعد ازاں ایک میٹنگ اور ہوئی جس میں یہ فیصلہ ہوا کہ گورنمنٹ سے باقاعدہ گفت و شنید کرنے اور پرنسپل تلاش کرنے اور گورنمنٹ سے منظوری وغیرہ حاصل کرنے کا سب کام ایک سب کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ چنانچہ پانچ افراد کی ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس کے مکرمی سیفی صاحب چیئرمین مقرر ہوئے۔

مکرمی سیفی صاحب نے اس کے بعد فوراً ہی کارروائی شروع کر دی اور بار بار کمیٹی کی میٹنگ بلا کر اور بحث طلب امور کا تصفیہ کر کے چیف ایجوکیشن آفیسر کے پاس ملاقات کے لئے درخواست پیش کر دی۔ یہ درخواست جلد ہی منظور ہو گئی اور اس سب کمیٹی کے ممبروں کو چیف ایجوکیشن آفیسر نے سیکرٹریٹ میں بلا لیا۔ کمیٹی کی طرف سے مسلم کونسل آف سکولز کے مقاصد پیش کئے گئے۔ اور ٹیچر ٹریننگ کالج کے اجراء کے لئے مطالبہ پیش کر دیا۔ کمیٹی نے بتایا کہ ہم نے کالج کے لئے عمارت اور سٹاف کا بندوبست کر لیا ہے۔ اور یہی دو اہم شرطیں گورنمنٹ کی طرف سے گرانٹ حاصل کرنے کی ہیں جو پوری کر دی گئی ہیں

اس پر چیف ایجوکیشن آفیسر نے متعدد دلائل کے ذریعہ یہ واضح کیا کہ فی الحال اس کالج کے کھلنے کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی

اس آفیسر نے جو دقتیں اس بارہ میں پیش کیں۔ ان میں زیادہ زور اس بات پر تھا کہ چونکہ کونسل کے پاس تجربہ کار آدمی موجود نہیں۔ اور یہ کونسل کا پہلا اور ناتجربہ کارانہ اقدام ہو گا لہٰذا اوّل تو اس کالج کے لئے اعلیٰ معیار کے طلباء دستیاب نہیں ہوں گے۔ کیونکہ اعلیٰ سب طلباء پہلے سے جاری شدہ اداروں میں جائیں گے۔ اور اس نئے کالج میں صرف وہ طلباء آئیں گے جو ہر طرف سے مایوس ہو چکے ہوں گے۔ دوسرے اس کالج سے فارغ ہونے والے طلباء کا علم اور تجربہ کا معیار بہت کم ہو گا۔ اور جب یہ کم معیار کے اساتذہ سکولوں میں کام سنبھال لیں گے۔ تو یہ ملک کا عام تعلیمی معیار گرانے کا موجب ہوں گے۔ جب یہ آفیسر اپنی تقریر ختم کر چکا۔ اور کمیٹی کے دوسرے ممبروں کی طرف سے اس کا جواب نہ دیا گیا۔ بلکہ انہوں نے اس سے اتفاق کا ہی اظہار کیا تو مکرمی سیفی صاحب اُٹھے۔ اور انہوں نے آفیسر کی باتوں کا جواب دیا۔ اور پہلے اپنی باتوں کو لیا جن پر اس نے زیادہ زور دیا تھا اور جن کو وزنی سمجھا گیا تھا۔

مکرمی سیفی صاحب نے کہا کہ اگر آپ کے اس اصول کو تسلیم کر لیا جائے۔ کہ ابتداء میں ادارہ میں ٹریننگ کا معیار کم ہونے کی وجہ سے ملک کی تعلیم کا معیار بلند نہ ہو سکے گا تو اس وقت جس قدر ادارے جاری ہیں ان کو بھی بند کر دینا چاہیئے۔ بلکہ ان کو شروع ہی نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ کیا آپ کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ اس وقت جاری شدہ اداروں سے فارغ ہونے والے طلباء کا موجودہ معیار آپ کی توقعات کے عین مطابق ہے۔ کیا سب سے پہلے جاری ہونے والے ٹریننگ کالج کے خلاف ہی خود آپ کو بہت سی شکایات نہیں کہ وہ تعلیم کے مثالی معیار سے بہت نیچے ہے۔ اور اس کا اظہار آپ نے خود گورنمنٹ کے اپنے جاری شدہ ادارے کے بارہ میں کیا ہے اور پھر یہ بتائیں کہ آیا ان اداروں سے ابتدائی سالوں میں فارغ ہونے والوں کا تعلیمی معیار وہی تھا جو اس وقت کے فارغ ہونے والوں کا ہے۔ اور اگر ایسا نہیں تو آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ ابتداءً معیار کا کم رہنا ایک ناگزیر امر ہے۔ اس کے لئے گورنمنٹ کی یہ پالیسی کبھی بھی معقول تسلیم نہیں کی گئی۔ کہ نئے ادارے بالکل نہ کھولے جائیں۔ خواہ ان کی ضرورت اور مانگ کسی قدر بھی شدید ہو۔ لیکن ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہمارے ادارے کا تعلیمی معیار اس سے زیادہ ہی ہو گا جتنا کہ گورنمنٹ کے جاری کردہ ادارہ میں ابتداءً تھا۔

بعد ازاں سیفی صاحب نے مدلل طریق پر بتایا کہ ہم یہ کالج کیوں کھولنا چاہتے ہیں۔ اور اس کی کس قدر اہمیت ہے۔ اور یہ کہ اس سے خود گورنمنٹ کو کس قدر فائدہ ہو گا۔

مکرمی سیفی صاحب کی اس تقریر کے اثر سے خیالات کی رو بالکل تبدیل ہو گئی ہے۔ اور چیف آفیسر جس نے اس قدر لمبی تقریر کے ذریعہ زور دلائل سے اس کالج کے کھولنے کی مخالفت کی تھی۔ اس نے خود کہا کہ واقعی یہ کالج ضرور اسی سال کھل جانا چاہیئے۔ اور اس نے اپنے ماتحت افسروں کو اسی وقت یہ ہدایت کر دی کہ اس کالج کے لئے فوری طور پر کارروائی شروع کر دی جائے۔ اور ان کو ضروری امداد فوراً مہیا کی جائے۔

اس روز اس میٹنگ سے فارغ ہونے کے بعد جو بھی وہاں سے اُٹھا۔ وہ بہت متاثر تھا۔ اور خود انگریز افسر جو وہاں موجود تھے۔ وہ حیران تھے کہ یہ بات کیا ہوئی کہ چیف آفیسر کی فوراً ہی رائے ہی تبدیل ہو گئی۔ اور کمیٹی کے ممبروں کو بھی قائل ہونا پڑا۔ کہ اگر مکرمی سیفی صاحب چیف آفیسر کے دلائل کو اس طرح نہ توڑتے تو اس کالج کے کھلنے کی ہمیں کبھی بھی امید نہ تھی۔ اس کے بعد اس کالج کے کھلنے کی فوری تیاری شروع کر دی گئی اور ہمارے پریس میں داخلے کے فارم بھی چھاپ دیئے گئے۔ اور داخلہ کے لئے اشتہار بھی تیار کر لیا گیا۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد ایجوکیشن آفیسر نے پھر میٹنگ بلائی۔ جس میں کہا گیا کہ اس کالج کا پروگرام آئندہ سال تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔ اور وجہ یہ بتائی گئی کہ اس کے لئے جو پرنسپل تجویز کیا گیا ہے۔ وہ قابلیت کے لحاظ اس کام کے لئے مناسب نہیں۔ تاہم اب آئندہ اس کالج کے کھلنے کی امید ضروری ہو گئی ہے۔ اس کالج کے پرنسپل کے لئے بھی کونسل کے افراد یہی امید رکھتے ہیں کہ ہمارا مشن ہی یہ پرنسپل مہیا کر کے دے گا۔

لوکل زبان میں قرآن شریف کے ترجمہ کا آغاز

اس ماہ میں قرآن کریم کا یہاں کی زبان میں ترجمہ کر کے چھاپنے کا کام باقاعدہ شروع کر دیا گیا۔ اور اس کے لئے عربی کے بلاک بنوا لئے گئے۔

نائیجیریا یونین آف جرنلسٹس کی صدارت

نائیجیریا کے جرنلسٹوں کی یونین کے چیئرمین کے امریکہ چلے جانے کی وجہ سے اس وقت مکرمی سیفی صاحب اس یونین کے چیئرمین ہیں۔ اور اس یونین کی تمام میٹنگیں آپ کی زیر صدارت ہوتی ہیں

نائیجیریا کے جرنلسٹوں کے لئے سفارشاتی کمیٹی

نائیجیریا کے جرنلسٹوں کی یونین نے ایک کمیٹی مقرر کی جو نائیجیریا کے جرنلسٹوں کے کوائف کے مطابق ان کی ملازمت ان کی تنخواہوں اور دیگر حقوق کے بارہ میں قواعد تیار کرے جن کو نائیجیریا میں رائج کرنے کی سفارش کی جائے۔ اس کمیٹی کے چار ممبروں میں سے ایک مکرمی سیفی صاحب بھی تھے۔ اس کمیٹی کی دو میٹنگز ہوئیں۔ جن میں جرنلسٹوں کی مراعات کے بارہ میں سفارشات تیار کی گئیں۔ بعد ازاں مکرمی سیفی صاحب کی زیر صدارت جرنلسٹوں کی جنرل میٹنگ میں ان کو زیر بحث لایا گیا

مبلغین کی کلاس

گذشتہ سال کے آخر میں مجلس شوریٰ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ مختلف مشن باری باری ہر سال دو نوجوان جو سینئر ماڈرن پاس ہوں۔ لیگوس میں مشنری ٹریننگ کے لئے بھیجیں۔ یہ طالب علم دو سال ٹریننگ حاصل کریں گے اور پھر انہیں مختلف علاقوں میں بطور مبلغ کے مقرر کر دیا جائے گا۔ چنانچہ اس سال کے شروع میں دو لڑکے پاس شدہ کوائف کے مطابق یہاں آ گئے۔ وہ اسوقت باقاعدہ ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ آئندہ سال دو اور طالب علم اس کلاس میں شامل کر لئے جائیں گے۔ اور اس طرح بیک وقت چار طالب علم یہاں ٹریننگ حاصل کرتے رہیں گے اور ہر سال دو طالب علم یہاں سے فارغ ہو کر مبلغ مقرر ہوتے رہیں گے۔

شادی خانہ آبادی

قادیان ۱۶ رمئی۔ مولوی بشیر احمد صاحب ناصر گیانی درویش شادی کے بعد مع اہلیہ محترمہ آج صبح کی گاڑی بخیریت یہاں پہنچے۔ مکرم ناصر صاحب قادیان سے ۲۲ر اپریل کی صبح کو جمشید پور کے لئے روانہ ہوئے تھے جبکہ ۲۶/ اپریل کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دعا کے ساتھ انہیں الوداع کہا۔ ناصر صاحب کی شادی مکرم سید محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار کی دختر سے ہوئی۔ ۱۶ رمئی کو قادیان میں وارد ہونے پر احمدیہ بازار میں ان کا استقبال کیا گیا۔ مہمان خانہ کے کوارٹر جہاں ان کی عارضی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا بازار کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا اور کوارٹر کے دروازہ کو بھی سجایا گیا۔ چونکہ ناصر صاحب مقامی مدرسہ تعلیم الاسلام میں بھی پڑھاتے ہیں اسلئے اس خوشی میں مدرسہ میں اس روز تعطیل رہی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اصولی تحریک پر کہ نوجوان درویشان کی شادیاں ہندوستانی علاقوں میں کی جائیں جناب سید صاحب موصوف نے اپنی دختر نیک اختر کی شادی ہمارے ایک ہونہار قابل نوجوان درویش سے اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے کی۔ ادارہ بدر جناب سید صاحب اور گیانی صاحب کو مبارکباد [illegible]

جنوبی ہند کی احمدیہ جماعتوں کے سالانہ جلسے

اور

صوبہ جات بمبئی آندھرا پردیش میسور مدراس اور کیرالہ کی چالیس احمدیہ جماعتوں میں

تبلیغی وفد جنوبی ہند کا کامیاب دورہ

(از مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر)

اگرچہ اس سے قبل احباب کرام اخبار بدر میں مختلف اقساط میں شائع ہونے والے جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کے علاقہ جنوبی ہند میں تبلیغی دورہ کے مفصل حالات مطالعہ کر چکے ہیں تاہم اس دورہ کا مجموعی مگر مختصر خاکہ مستحضر کرنے کی غرض سے امید ہے کہ ذیل کا مضمون احباب کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ (ایڈیٹر)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے ۱۷ر جنوری ۱۹۵۶ء سے ۳۱ر مارچ ۱۹۵۶ء تک تبلیغی وفد کے دیگر ممبران سمیت علاقہ جنوبی ہند کی احمدیہ جماعتوں کا کامیاب دورہ فرمایا۔

ممبران وفد

مختلف اوقات میں اس وفد میں حسب ذیل اصحاب محترم صاحبزادہ صاحب کے ہمرکاب رہے ہیں۔

(۱) مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ (۲) مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ (۳) مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ (۴) خاکسار محمد اسمٰعیل فاضل وکیل (۵) مولوی سمیع اللہ صاحب فاضل مبلغ (۶) مولوی مبارک علی صاحب فاضل مبلغ (۷) حکیم محمد الدین صاحب مبلغ سلسلہ (۸) محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار آزاد نوجوان مدراس اور لوکل مبلغین علاقہ وار اپنے علاقہ کی حد تک ہمراہ رہے۔

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل سلسلہ کے کاموں کی وجہ سے یادگیر کے دورہ کے بعد ہی واپس ہو گئے۔ اور مولوی سمیع اللہ صاحب فاضل یادگیر سے ہبلی، دھارواڑ تک ہمراہ رہے۔ حکیم محمد الدین صاحب اور چوہدری فیض احمد صاحب حیدر آباد سے نندگڑھ تک ہمراہ رہے اور مولوی سراج الحق صاحب مبلغ سلسلہ بھی حیدرآباد سے ہبلی دھارواڑ تک ہمراہ رہے۔ مولوی محمد سلیم صاحب فاضل حیدرآباد دکن سے مکمل دورہ ختم ہونے تک ساتھ رہے۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی یادگیر سے مدراس تک ساتھ رہے۔ اور خاکسار محمد اسمٰعیل وکیل یادگیر سے حیدرآباد تک اور پھر مدراس سے مکمل دورہ کے اختتام تک ساتھ رہا۔ اور محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان یادگیر سے حیدرآباد تک اور پھر کرنول سے مکمل دورہ کے اختتام تک ساتھ رہے

دورہ کے مختصر کوائف

اس طرح اڑھائی مہینہ کا یہ مسلسل دورہ رہا۔ جس میں سلسلہ کے مبلغین اور قائد وفد جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے علاقہ جنوبی ہند کے پانچ صوبوں میں تقریباً چالیس جماعتوں کا دورہ کیا اور اس طرح اس تبلیغی وفد نے مجموعی طور پر چھ ہزار میل کا سفر کیا۔ رات اور دن اعلائے کلمۃ اللہ کی کوشش کی جاتی رہی اس سلسلہ میں مختلف رنگوں میں مختلف جماعتوں میں جماعتی و انفرادی دعائیں ہوئیں۔ خطبات جمعہ دیئے گئے۔ متعدد تربیتی تقاریر کی گئیں۔ اور جس جگہ بھی پہنچے تقریباً ہر جگہ ہی عام تقریروں کا سلسلہ جاری رہا۔ سوائے سفری اوقات کے ہر روز تقریر کرنی ہوتی تھی انفرادی ملاقاتوں اور جماعتی جلسوں کے ذریعہ ہزاروں نفوس تک خدا کا پیغام پہنچایا گیا۔ جس میں ہر طبقہ کے لوگ شامل ہوتے رہے۔ دس ہزار سے زائد لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ احمدیہ جماعتوں نے اپنے جلسوں کے انعقاد اور اس کو کامیاب بنانے اور خدا کے پیغام پہنچانے کے لئے کافی روپیہ خرچ کیا۔

باوجود مخالفت کے کامیاب دورہ

جہاں کہیں تبلیغی وفد گیا وہاں ایک شور پڑ گیا۔ مخالفین نے اخبارات کے ذریعہ۔ ٹریکٹوں اور اشتہارات کے ذریعہ۔ جلوس اور پکٹنگ اور جھوٹا پراپیگنڈا کر کے عوام کو جلسوں میں شرکت سے باز رکھنے کی کوشش کی مگر مخالفین کے سب حربے ناکام ہوئے اور جس خدا نے وعدہ کیا تھا کہ میں اور میرا رسول غالب رہیں گے اس نے ہر جگہ اسلام و احمدیت کے [illegible] غلبہ کی صورتیں پیدا فرمائیں بعیدہ، میں جوق

درجوق خدا کے پیغام کو سننے کے لئے مضطربانہ حالت میں چلی آئیں اور وہ اچھا اثر لے کر گئے۔

علاقہ کی مختلف جماعتوں کے سالانہ جلسے

اور

تبلیغی وفد جنوبی ہند کا کامیاب تبلیغی دورہ

۲۱ر جنوری ۱۹۵۶ء و ۲۲ر جنوری ۱۹۵۶ء چھبیسواں سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ یادگیر ضلع گلبرگہ (علاقہ میسور)

۲۶ر جنوری و ۲۷ر جنوری سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ تیماپور ضلع گلبرگہ (علاقہ میسور)

۲۸ر جنوری و ۲۹ر جنوری سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ اوملکور ضلع محبوب نگر۔ (آندھرا پردیش)

۳۰ر جنوری ۱۹۵۶ء سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ دیودرگ ضلع رائچور (علاقہ میسور)

۴ر فروری و ۵ر فروری ۱۹۵۶ء سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن و سکندرآباد دکن (آندھرا پردیش)

(نوٹ) حیدرآباد میں جلسہ خدام جلسہ مستورات۔ ایٹ ہوم۔ تربیتی اجلاس علیحدہ علیحدہ تواریخ میں منعقد ہوتے رہے۔

۹ر فروری ۱۹۵۶ء سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ کرسگی تعلقہ کوڈنگل ضلع گلبرگہ

۱۰ر فروری ۱۹۵۶ء سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ بین گڈہ ضلع محبوب نگر (آندھرا پردیش)

۱۱ر فروری ۱۹۵۶ء سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ جڑچرلہ ضلع محبوب نگر (آندھرا پردیش)

۱۲ر فروری ۱۹۵۶ء سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ چنت کنٹہ ضلع محبوب نگر (آندھرا پردیش)

۱۳ر فروری ۱۹۵۶ء سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ آتماکور ضلع محبوب نگر (آندھرا پردیش)

۱۴ر فروری و ۱۵ر فروری ۱۹۵۶ء سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ کرنول (آندھرا پردیش)

۱۷ و ۱۸ر فروری ۱۹۵۶ء سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ بیلی (علاقہ میسور)

۱۹ر فروری ۱۹۵۶ء پہلا سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ دھارواڑ (علاقہ میسور)

۲۴ و ۲۵ر فروری ۱۹۵۶ء سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ شموگہ (علاقہ میسور)

۲ر مارچ ۱۹۵۶ء سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ بنگلور (علاقہ میسور)

۷ر مارچ ۱۹۵۶ء جلسہ عام جماعت احمدیہ مدراس بمقام اپوال سٹریٹ مدراس

۸ر مارچ ۱۹۵۶ء جلسہ عام مستورات اسلامک سنٹر مدراس

۹ر مارچ ۱۹۵۶ء جلسہ خیر مقدم اسلامک سنٹر مدراس

۱۰ر مارچ ۱۹۵۶ء جلسہ سیرۃ النبی صلعم جماعت احمدیہ بمقام میموریل ہال مدراس

۱۱ر مارچ ۱۹۵۶ء۔ ملاقات گورنر صاحب مدراس بمقام مدراس

۱۳ و ۱۴ر مارچ ۱۹۵۶ء سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ کروناگاپلی (کیرالہ)

۱۶ و ۱۷ر مارچ ۱۹۵۶ء چوتھی آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس بمقام کالیکٹ (کیرالہ)

۱۸ و ۱۹ر مارچ ۱۹۵۶ء سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ کنانور (کیرالہ)

۱۸ر مارچ ۱۹۵۶ء طلباء کا جلسہ بمقام میونسپل ہائی سکول کنانور (کیرالہ)

۲۰ و ۲۱ر مارچ ۱۹۵۶ء سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ پینگاڈی (کیرالہ)

۲۳ و ۲۴ر مارچ ۱۹۵۶ء سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ مرکرہ (کورگ) علاقہ میسور

۲۹ر مارچ ۱۹۵۶ء ملاقات گورنر صاحب آندھرا پردیش بمقام حیدرآباد

۳۰ر مارچ ۱۹۵۶ء چیف منسٹر صاحب آندھرا پردیش بمقام حیدرآباد

تربیتی اجلاس، ایٹ ہوم، اجتماع خدام۔ جلسہ مستورات بھی ہر علاقہ میں منعقد کئے گئے۔ جس کے ذریعہ سے ہزاروں انسانوں تک خدا کا پیغام پہنچایا گیا اور جماعت احمدیہ کے بچوں۔ نوجوانوں، بوڑھوں اور مستورات میں بھی دینی بیداری پیدا ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

معززین کو تبلیغ حق

زبانی گفتگو انفرادی ملاقات کے ذریعہ بڑے لوگوں۔ امراء۔ وکلاء، سرمایہ داروں اور غرباء سب تک حق کا پیغام پہنچایا گیا۔ علاوہ ازیں تبلیغی وفد جنوبی ہند کے قائد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کے ذریعہ حسب ذیل گورنر صاحبان اور چیف منسٹر صاحب کی خدمت میں قرآن شریف کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اس طرح ان معززین کو بھی اس رنگ میں اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

گورنر صاحب بہادر میسور کو بتاریخ ۵ر مارچ ۱۹۵۶ء بمقام میسور۔

گورنر صاحب بہادر مدراس کو بتاریخ ۱۱ر مارچ ۱۹۵۶ء بمقام مدراس۔

گورنر صاحب بہادر آندھرا پردیش کو بتاریخ ۲۹ر مارچ ۱۹۵۶ء بمقام حیدرآباد دکن

چیف منسٹر صاحب آندھرا پردیش کو بتاریخ ۳۰ر مارچ ۱۹۵۶ء بمقام حیدرآباد دکن۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

نوٹ:۔ قبل ازیں ۱۹ر جنوری ۱۹۵۶ء کو مولوی سمیع اللہ صاحب فاضل مبلغ سلسلہ بمبئی نے گورنر صاحب بمبئی کی خدمت میں سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔

اس طرح امسال چار صوبوں کے گورنروں کی خدمت میں اسلام کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دعائے مغفرت:۔ ہمارے ایک دوست حاجی محمد [illegible] چند روز کی علالت کے بعد [illegible] ہسپتال میں زیر علاج [illegible]

[illegible] انا للہ وانا الیہ راجعون [illegible] احباب مرحوم کی مغفرت کیلئے دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

یادِ ایامِ سلف

دل میں اک درد اُٹھا آنکھوں میں آنسو آئے
بیٹھے بیٹھے کیا جانیے کیا یاد آیا

(از مکرم سید صمصام الدین احمد صاحب۔ مبلغ رانچی)

۱۹۱۵ء کا ماہ اپریل جو خلافتِ ثانیہ کے مبارک اوائل زمانہ سے تعلق رکھتا ہے خاکسار کی زندگی کا ایک عجیبہ دور شروع ہوا تھا۔ خاکسار اس وقت پیاری موہن اکاڈمی کٹک کے ہائی کلاسز میں زیرِ تعلیم تھا۔ بعض غیر معمولی حالات کے ماتحت جبکہ ابھی نوآموزی کا زمانہ تھا دل میں اچانک ایک خود بخود تحریک پیدا ہوئی کہ قادیان ہی جا کر دینی تعلیم حاصل کروں۔ چنانچہ سب سے پہلے اس کا ذکر اپنی والدہ مرحومہ کے کان میں کیا۔ لیکن انہوں نے یہ کہہ کر کہ تم ابھی بچے ہو تم کو اس قدر دور دراز علاقہ میں کس طرح بھجوایا جائے کچھ دن تک ٹال دیا۔ لیکن خاکسار کے دل میں بار بار ایک خلش پیدا ہوتی رہی کہ کسی طرح جلد اپنے مقصد میں کامیاب ہوں ایک دن چھٹیوں کے ایام میں میں شہر سے گھر آ کر والدہ مرحومہ سے پھر بہت اصرار کرنے لگا اور یہ بھی بھولے پن سے زبان سے نکل گئی کہ اگر مجھے قادیان نہ بھجوایا گیا تو میں ضرور وہاں بھاگ کر ہوتے پہنچ جاؤں گا۔ میری اس حماقت کی بات جب حضرت والد صاحب کے کان میں پڑی تو وہ چونک پڑے اور میرے ان خیالات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اور والد صاحب مرحوم نے مجھے دار الامان ساتھ لے جانے کی تیاری شروع کر دی۔ میرے والد حضرت مولوی سید اکرام الدین احمدؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابی تھے اور جن کے مختصر حالاتِ زندگی الفضل میں شائع کروائے ہیں۔ کچھ دن کے بعد انہیں ایام میں حضرت نواب محمد علی صاحبؓ جو مدرسہ تعلیم الاسلام کے مینیجر تھے کا ایک مطبوعہ پراسپکٹس پہنچا کہ سکول کا تعلیمی سیشن شروع ہو رہا ہے اس لئے احباب کرام جلد اپنے بچوں کو قادیان بھجوادیں۔ اس خبر کو پڑھتے ہی خوش قسمتی سے ہم دونوں کے لئے حوصلہ افزائی کی موجب ہوگئی۔ اب حضرت والد صاحب مرحوم نے ڈاکخانہ سے ۱۰-۱۲ دن کی رخصت حاصل کی۔ خاکسار کا سکول سرٹیفکیٹ بھی کٹک محکمہ سے حاصل کیا گیا۔ جب ماہ اپریل میں خاکسار کو حضرت والد صاحب مرحوم ساتھ لے کر دار الامان پہونچے تو مہمان خانہ میں ٹھیرنے کے بعد جو جو واقعات پیش آئے انہیں طوالت کی خاطر میں یہاں درج نہیں کرتا۔ حضرت فضل عمر امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو اس وقت اکثر اوقات مسجد مبارک ہی کی تشریف رکھتے کی شرف یابی ہم دونوں باپ بیٹے کی ہوئی۔ حضور نے حضرت والد صاحب سے خیر و عافیت دریافت کی اور کچھ دیر تک بات چیت کرتے رہے۔ اس کے بعد والد صاحب کی درخواست پر حضور نے خاکسار کو مدرسہ میں داخلہ کے لئے ہیڈ ماسٹر صاحب کی خدمت میں اپنی قلم مبارک سے چند الفاظ تحریر فرما دیئے۔ اس پر خاکسار کا فوراً داخلہ ہوا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پھر چند دن تک دار الامان میں حضرت والد مولوی سید اکرام الدین احمد صاحب مرحوم نے بغیر کسی مقامات مقدسہ کے زیارت اور بزرگانِ سلسلہ اور صحابہ کرام کی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ لیکن جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے وطن کی واپسی کی اجازت کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت جو کیفیت پیدا ہوئی قلم بیان کرنے سے قاصر ہے۔ حضرت صاحبزادہ موصوف چونکہ جانتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد چونکہ یہ صحابی (یعنی والد صاحب) ایک کافی عرصہ کے بعد قادیان آئے ہیں۔ اس لئے آپ کا جی نہیں چاہتا تھا کہ جلد آپ واپس چلے جائیں آپ نے اس جدائی کی گھڑی کو سختی سے محسوس کیا اور والد صاحب مرحوم کے چہرہ کو تکتے رہے اور حیرت سے فرمایا۔ "میں آپ اس قدر جلد واپس مکان ہو جائیں گے" وغیرہ۔ اس پر حضرت والد صاحب اپنی چھٹیوں کے ختم ہو جانے پر مجبوری ظاہر کی اور مصافحہ اور معانقہ کا شرف حاصل کر کے رخصت حاصل کی اور پھر اس کے بعد قادیان نہیں آسکے۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح پر بے شمار رحمتوں کی بارش برسائے آمین ثم آمین۔

(۲)

خاکسار مدرسہ تعلیم الاسلام میں ایک لمبے عرصہ تک بزرگانِ سلسلہ اور اپنے اساتذہ کرام کی زیرِ عاطفت تعلیم حاصل کرتا رہا جن میں خاکسار کو جہاں تک علم اور یاد ہے سب سے قابلِ ذکر اس وقت حضرت اُستاذی المکرم صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی۔ اور اُستاذی المکرم حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب۔ استاذی المکرم مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم۔ اُستاذی المکرم چوہدری علی محمدؐ صاحب بی۔اے بی ٹی ربوہ میں موجود ہیں مدرسہ کے بورڈنگ میں حضرت منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی مرحوم جنکے حالات "اصحاب مسیح موعود حصہ اول" میں شائع ہو چکے ہیں ٹیوٹر مقرر تھے۔ آپ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ کے قریبی رشتہ دار تھے۔ صاحبِ الہام نہایت ہی بےنفس اور متقی انسان تھے مسجد نور کے پیش امام بھی تھے۔ دور دراز علاقے کے آئے ہوئے لڑکوں میں سے خاکسار کے ایک رشتہ دار بھائی مرحوم فرزان الدین سے آپ کو بہت ہی محبت تھی، قادیان سے وطن واپس ہونے کے بعد بھی خاکسار سے ایک لمبے زمانہ تک آپ سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک دن آپ نے اپنی ایک عجیب خواب سنائی جو آپ کی سیرت کا ایک قابلِ یادگار ورق ہے۔ فرمایا کہ "مجھے آج رات کے آخری حصہ میں ایک غیبی آواز آئی جسے میں نے پورے طور پر نہیں سمجھا۔ مجھے کوئی کہہ رہا ہے کہ "مدھولال! مدھولال!! ۳ بجکر ۱۰ منٹ ہو گئے جلد اُٹھو تہجد پڑھو"۔ اس کے بعد میں نے گھڑی پر جو دیکھا ٹھیک وقت مجھے بتایا گیا ہے۔ لیکن "مدھولال" کے معنی چونکہ میں نہیں جانتا تھا فوراً حضرت صاحب کے پاس گیا اور خواب سنا کر اس کے معنی دریافت کئے۔ حضور نے فرمایا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ کے مامور ہیں جن کا ایک نام اللہ تعالیٰ نے "کرشن" رکھا ہے۔ اور اب چونکہ حضور علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہیں اور حضور علیہ السلام کے پیارے ہیں۔ اسی لئے آپ کو خواب میں بھی اسی نام سے پکارا گیا کیونکہ "لال" کے معنے پیارے کے ہوتے ہیں"۔ حضرت منشی صاحب مرحوم اس تعبیر کو سن کر بہت خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔

(۳)

غالباً ۱۹۱۶ء یا ۱۹۱۷ء کا قادیان دار الامان میں جلسہ سالانہ تھا۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کے بعد نماز مغرب مسجد نور میں لوگوں کی درخواست پر بیعت لینے کے لئے رونق افروز ہو گئے۔ اس وقت کا ایک ایمان افروز واقعہ ان آنکھوں نے جو دیکھا اب تک یاد ہے۔ ممکن نہیں بلکہ اغلب ہے کہ اسی قسم کے بہت سے روح پرور واقعات کے کئی دوستوں نے مشاہدہ کئے ہوں گے۔ دورانِ بیعت جبکہ مسجد میں بیعت سے لوگوں کا ایک خوش قسمت پنجابی دوست کی باری آئی۔ تو بیعت کے لئے جس وقت انہوں نے اپنا ہاتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف بڑھایا تو بلند آواز سے بے اختیار ہو کر زار زار رونا شروع کر دیا۔ لوگوں میں حیرت و استعجاب کا ایک سناٹا چھا گیا کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔ بیعت کے الفاظ قریباً ۱۰-۱۵ منٹ تک دہرانے سے صاحب موصوف رکے رہے۔ حاضرینِ مجلس کے کئی بار پوچھنے پر اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ میں اپنے آپ کو حضرت مرزا صاحب یعنی مسیح موعود علیہ السلام کا اشد ترین دشمنوں میں سے شمار کرتا تھا۔ ایک موقعہ پر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میرے گھر کے دروازے کے سامنے سے گذرنے والے تھے میں عین وقت پر ایک تلوار لے کر چھپ کر کھڑا ہو گیا اور مصمم ارادہ کر لیا کہ آج ہی آپکا کام تمام کر کے رہوں گا۔ لیکن خدا کی شان جس وقت حضور کا ٹھیک میرے دروازہ کے پاس سے ہی گذر ہوا فدا اتفاق ہوا ہے میرا ہاتھ غیر متوقع طور پر فوراً شل ہو گیا اور تلوار میرے ہاتھ سے اُسی وقت گر گئی۔ اور میں کفِ افسوس مل کر رہ گیا۔ لیکن آہ! آج نہ معلوم میری کس نیکی نے پھر وہ مبارک زمانہ مجھے دکھایا کہ حضور ایدہ اللہ جو حضرت مسیح موعودؑ کے مثیل اور خلیفہ کی غلامی میں آنے کا مجھے فخر حاصل ہو رہا ہے یہ کہتے ہوئے اور خوشی کے آنسو پونچھتے ہوئے پھر بیعت کے الفاظ دہرا کر ختم کیا اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔

(۴)

۱۹۱۷ء کی بات ہے کہ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دوربین نگاہیں انگلستان میں تبلیغ اسلام کے لئے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ پر پڑی تو آپ اسکے لئے تیار ہو گئے اور وہاں جانے کے لئے اسباب میں تحریک کرتے رہے۔ اُس وقت قادیان میں لڑکیاں [illegible] کی شکل میں نہیں آئی تھیں۔ مدرسہ تعلیم [illegible] کے اساتذہ اور طلباء نے بورڈنگ ہاؤس میں حضرت مفتی صاحب مرحوم کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی کا انتظام کیا۔ جس میں مرکز کے قریباً سب کے سب جلیل القدر علماء کرام اور صحابہ عظام اور مدرسہ احمدیہ کے اساتذان وغیرہ نے بھی شرکت کی۔ سیدنا حضرت فضل عمر امیر المومنین بھی اس مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ حضرت مفتی صاحب مرحوم چونکہ ایک زمانہ میں مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر رہ چکے تھے۔ آپکی دینی خدمات کو سپاس نامہ میں اچھی پیرایہ میں سراہا گیا۔ اسی سلسلہ میں خاکسار کو یہ مختصراً عرض کرنا ہے کہ حضرت مفتی صاحبؓ جب قادیان سے رخصت

فہرست درویش فنڈ و اعلان دعا

تحریک درویش فنڈ میں وصولی ۱۶ مارچ تا آخر اپریل ۱۹۵۷ء

جن احباب کی طرف سے ۱۶ مارچ تا آخر اپریل ۱۹۵۷ء درویش فنڈ کی رقوم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں وصول ہوئی ہیں ان کی اسم وار فہرست ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کے کاروبار اور اموال میں برکت ڈالے۔ اور مزید خدمات کے مواقع عطا فرمائے۔

اس فنڈ کی ضرورت اور اہمیت کے متعلق پیشتر ازیں مختلف اوقات میں بذریعہ اخبار بدر جماعتی و انفرادی رنگ میں تحریکات کرتے ہوئے توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ اور اس فنڈ کو بڑھانے اور مضبوط بنانے کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی احباب تک پہنچایا جا چکا ہے۔

مستقل ماہوار مزدوری اخراجات کے مقابل پر موجودہ آمد درویش فنڈ بہت کم ہے۔ اور اس میں ابھی بہت اضافہ کی ضرورت ہے۔ بہت سے احباب ایسے ہیں جنہوں نے اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے ماہوار ادائیگی کے لئے وعدہ جات مرکز میں بھجوائے تھے۔ مگر ان کی طرف سے باقاعدگی نہیں ہوتی۔ ایسے احباب باقاعدگی کی ادائیگی کی طرف توجہ فرماویں۔ اور اپنے بقایا جات ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں

جو احباب کسی مجبوری کی وجہ سے قبل ازیں وعدے نہ کر سکے ہوں۔ وہ اب اس تحریک میں شرکت فرماویں۔ اور جو احباب ہر ماہ درویش فنڈ میں شمولیت کی استطاعت نہ رکھتے ہوں ان کو چاہیئے کہ وقتاً فوقتاً اس تحریک میں حسب توفیق شریک ہونے کی سعادت حاصل کریں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

قدرت علی خاں صاحب موسی بنی	۱/-/-
سید نفر صاحب کیرنگ	۲/-/-
مستری محمد حسین صاحب قادیان	۵/-/-
ظہرہ بی بی صاحبہ کیرنگ	۱/-/-
معبرن بی بی صاحبہ اہلیہ رحم خاں صاحب	
بھدرک	۵/۱۲/-
منظور احمد صاحب بھبنیشور	۱/-/-
فیروز الدین صاحب جموں	-/۸/-
شیخ نعیم اللہ صاحب موسی بنی	۲/-/-
قمر محمد صاحب کرولائی	۶/۱۲/-
سید اختر احمد صاحب پٹنہ	۲/-/-
احمد اللہ صاحب کرونا گاپلی	۱۲/-/-
حمزہ کویا صاحب کالیکٹ	۱/-/-
شیخ ابراہیم صاحب موسی بنی	۱/-/-
سید حسن شاہ صاحب ستارا	۵/-/-
سید محی الدین صاحب رانچی	۱۰/-/-
محمد رفیق صاحب	۱۰/-/-
مختار احمد صاحب ایاز افریقہ	۱۱/-/-
سی کے عبد اللہ صاحب پینگاڈی	۲۲/۵/-
محمد اسمٰعیل صاحب اکبر پوری کانپور	۴/-
محمد شفیع صاحب "	۱۲/-/-
حبیب اللہ خاں صاحب "	۵/-/-
محمد احمد صاحب سونگھڑہ "	۲۴/-/-
حاجی محمد ابراہیم صاحب	۲۰/-/-
محمد لطیف صاحب پسر حاجی	
محمد ابراہیم صاحب کانپور	۱۰/-
مولوی فضل الٰہی صاحب ماریشس	۲۶/۵/-
سیدہ محتشمہ خاتون صاحبہ آسکا	۵/-/-
سید عبد الحلیم صاحب "	۲/-/-
سید محی الدین صاحب رانچی	۱۰/-
محمد عبد الستار خاں صاحب شاہجہان آباد	۲/-

سید اختر احمد صاحب پٹنہ	۱۲/-
کالے خاں صاحب سری پار	۵/-
مولوی محمد عبد اللہ صاحب معرفت	
جماعت حیدر آباد	۸/۵/-
جماعت احمدیہ سکندر آباد	۲۰/۴۴/-
" "	۲۹/-
عبد الرحیم خاں صاحب کیرنگ	۵/-/-
الفت بی بی صاحبہ "	۵/-/-
داؤد خاں صاحب موسی بنی	۱/-/-
سی کے عبد اللہ صاحب پینگاڈی	۱۲/-
شمس الدین خاں صاحب کیرنگ	۳/-
انیس الرحمٰن صاحب "	۲/-
لجنہ اماء اللہ حیدر آباد	۲۶/۶۲/-

زکوٰۃ کی اہمیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں شامل رہنے دیا جائے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ کر دے گا۔"

اگر احباب جماعت توجہ کریں تو خدا کے فضل سے ہر گھر سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ بہت سے زیورات ہیں جن کی زکوٰۃ نہیں دی جاتی اکثر ایسی تجارتیں ہیں جن پر ادائیگی زکوٰۃ لازمی ٹھہرتی ہے۔ لیکن احباب اس فریضہ کی ادائیگی سے غفلت اختیار کرتے ہیں۔ حالانکہ ایمان کی حفاظت کے لئے زکوٰۃ کی ادائیگی از حد ضروری ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمائے ہیں کہ "زکوٰۃ ایک شرعی فرض ہے اور نہ دینے والے کو مرتد قرار دیا گیا ہے۔"

آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد جب عرب کے بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو ایسے لوگوں کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سختی سے جنگ کی اور نادہندگان سے زکوٰۃ وصول کی اور تاریخ اسلام میں سوائے اس فریضہ کے اور کسی فریضہ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے جنگ کا ہونا ثابت نہیں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فرض کی ادائیگی کس قدر ضروری ہے۔

پس احباب کو چاہیئے کہ اس شرعی فریضہ کی ادائیگی کر کے اپنے ایمانوں کی حفاظت اور اپنے اموال کی پاکیزگی کی فکر کریں۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے (ناظر بیت المال قادیان)

ایک مفید تبلیغی کتابچہ

تبلیغ اسلام کے کاموں میں غیر احمدی شرفاء کا تعاون حاصل کیا جائے

نظارت دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے ایک کتابچہ "تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک" شائع کیا گیا ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور خدمتِ اسلام کے مختلف کاموں کا مختصر خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتابچہ غیر احمدی مسلمان حضرات کو جماعت کے تعمیری کاموں سے آگاہ کرنے کے لئے بہت مفید ہے جس کی ایک عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ سال اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ آنحضرت صلعم کی حیات طیبہ اور اسلام کے متعلق مخالفین کی غلط فہمیوں کو دور کرنے اور بیرونی ممالک میں تراجم قرآن مجید اور تبلیغ اسلام کے کاموں کے لئے غیر احمدی شرفاء کو بھی چندہ کی تحریک کی جائے اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ جماعت احمدیہ کس قدر مفید اور مؤثر طریق پر خدمت اسلام کے کام دنیا کے کونے کونے میں کر رہی ہے۔

پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس کتابچہ کی کاپیاں نظارت دعوت و تبلیغ یا نظارت بیت المال قادیان سے منگوا کر اپنے غیر احمدی حلقہ احباب میں تقسیم کرتے ہوئے انہیں "اشاعت اسلام" کے کاموں میں جماعت احمدیہ کا ہاتھ بٹانے کی طرف توجہ دلائیں اور ان کا تعاون حاصل کرتے ہوئے ان سے اس مد میں چندہ وصول کیا جائے۔

امید ہے کہ جماعتوں کے عہدہ داران اور دیگر احباب زیادہ سے زیادہ اس میں دلچسپی لے کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل کرنے والے ثابت ہو سکیں۔

ناظر بیت المال قادیان

ضروری اعلان

مرمت مقامات مقدسہ کے لئے ماہر تعمیرات کی ضرورت

گذشتہ دو سالوں کے سیلاب اور غیر معمولی بارشوں کے باعث قادیان کے مقامات مقدسہ کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ ان کی معمولی مرمت کا کام تو مقامی طور پر جاری ہے۔ لیکن بعض اہم اور پیچیدہ مرمتوں کے لئے کسی انجینیر یا پرانی عمارتوں کی مرمت کا تجربہ رکھنے والے اوورسیر کی خدمات کی ضرورت ہے جو کچھ عرصہ قادیان میں ٹھہر کر اپنی نگرانی میں خاص مرمتوں کا کام کروا سکے۔

لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا تحریک کی جاتی ہے کہ جو دوست اس کام سے واقف ہوں اور under Pinning کا کام جانتے ہوں اس خدمت کے لئے ڈیڑھ دو ماہ دے سکیں وہ فوری طور پر نظارت ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں چونکہ ایسی مرمتیں برسات سے قبل ہونی ضروری ہیں اس لئے فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

آتشزدگی سے نقصان

گذشتہ ۱۴ مارچ کو ہماری جماعت کے دو مخلص احمدی نوجوان بھائیوں حاتم خاں و عبد الحکیم خاں کے مکان کو اتفاقاً آگ لگ گئی جس کے نتیجہ میں کل اسباب مع مکان جل کر راکھ ہو گیا۔

دونوں بھائی غریب اور مزدور پیشہ ہیں ان میں اس قدر استطاعت نہیں کہ پھر سے مکان تیار کر سکیں۔ نقصان کا اندازہ تخمیناً پانچ صد روپے ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان غریب بھائیوں پر رحم فرمائے اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار سید محمد ذکریا احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھدرک اڑیسہ

چنڈی گڑھ ۲۱ مئی۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ معلوم ہوا ہے کہ پیتل کی دونی کے بارے میں یہ افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں کہ یہ سکہ قانونی نقطۂ نگاہ سے جائز نہیں ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ لوگ عام خرید فروخت میں یہ سکہ لینے سے انکار کرتے ہیں اس لئے پبلک کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ یہ افواہیں بے بنیاد ہیں اور پیتل کی دونی قانونی نقطۂ نگاہ سے بدستور جائز ہے اور دفتروں، ریزرو بینک کی ایجنسیوں، خزانوں اور تحصیل خزانوں میں ان سکوں کے تبادلہ کے لئے خاص سہولیات مہیا ہیں۔

چنڈی گڑھ ۲۱ مئی ۱۹۵۷ء سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ محکمہ فوڈ اینڈ سپلائیز پنجاب کے سابقہ ملازمین کو اطلاع دی جاتی ہے۔ اس وقت محکمہ میں کوئی جگہ خالی نہیں ہے۔ اور نہ ہی مستقبل میں جلدی کسی جگہ خالی ہونے کی امید ہے۔

محکمہ کو سابقہ ملازمین اور دیگر اشخاص کی طرف سے بہت سی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ لیکن ایسی درخواستوں پر کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

چنڈی گڑھ ۲۴ مئی۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ پنجاب میں اپریل ۱۹۵۷ء میں ۱۶۱۵ اشخاص کو ایمپلائمنٹ ایکسچینجوں کی معرفت روزگار ملا۔

جن اشخاص کو روزگار ملا اُن میں ۱۷ سبکدوش شدہ مرکزی ملازمین، پنجاب کے سبکدوش شدہ گیارہ سرکاری ملازمین، ۱۸۲ سابقہ فوجی ملازمین ۷۶ عورتیں اور ۱۵۷ رفیوجی تھے۔ ان میں سے ۴۴۳ اشخاص شیڈولڈ جاتیوں سے رکھنے والے تھے۔

رپورٹ کے مطابق غیر تربیت یافتہ اشخاص، نئے میٹرک پاس موٹر ڈرائیوروں اور ٹرینڈ ٹیچروں کی تعداد مانگ سے زیادہ پائی گئی۔ تربیت یافتہ اور بیشتر تجربہ کار ٹیکنیکل اشخاص، تربیت یافتہ اکاؤنٹنٹ، اور ڈسپنسرز وغیرہ مانگ سے کم رہے۔

چنڈی گڑھ ۲۴ مئی۔ ایک سرکاری اعلامیہ کے مطابق:-

ریاست میں زیادہ اناج اگاؤ مہم کے سلسلہ میں مالی سال ۵۸-۱۹۵۷ء کے دوران پنجاب گورنمنٹ نے چھوٹے اور بڑے زمینداروں کو ۴۹۵ نئے رہٹ کنوئیں لگانے کے لئے ۱۲۰۰۰۰ روپیہ کے تقاوی قرضے دینے کی تجویز کی ہے۔ ان آب پاشی سے متعلقہ مزید سہولیات سے چارہ اور دیگر فصلوں کے علاوہ اناج میں ۱۸۸ ٹن کا اضافہ ہونے کی امید ہے۔

چنڈی گڑھ ۲۵ مئی سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ کاروباری تخمینہ جات کے مطابق سنہ ۵۶-۱۹۵۵ء کے دوران پنجاب میں کپاس کی ۷ لاکھ ۳۵ ہزار گانٹھیں پیدا ہوئیں۔ دوسری پانچ سالہ سکیم کے لئے ۱۲½ لاکھ گانٹھوں کا نشانہ مقرر کیا گیا ہے۔ اسی مقررہ نشانے کو حاصل کرنے کے لئے پنجاب کے محکمہ زراعت نے کپاس کے زیر کاشت رقبہ اور پیداوار فی ایکڑ میں اضافہ کرنے کے لئے زبردست مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

واشنگٹن ۲۴ مئی۔ امریکہ کے صدر آئزن ہاور یہاں پر ۲۸ جون کو اسلامی ثقافتی مرکز کا افتتاح کریں گے۔ یہ ثقافتی مرکز ایک مسجد ایک لائبریری۔ ایک عجائب خانہ اور ایک لیکچر ہال پر مشتمل ہے۔ واشنگٹن شہر کے عین وسط میں میساچوسٹس ایونیو پر واقع ہے۔ اس کی تعمیر ۱۹۴۹ء میں شروع ہوئی تھی۔ ۱۵ اسلامی ممالک نے اس کی تعمیر میں حصہ لیا ہے۔ اس اسلامی مرکز کی افتتاحی تقریب پر حکومت امریکہ کے کئی نمائندے اور امریکہ و کنیڈا کے ۲۲۵۰۰ شہری مسلمانوں کے نمائندے شامل ہوں گے۔ اس مرکز کی طرف سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس مرکز کا قیام ہلال و صلیب کی دوستی اور اسلامی و مسیحی ممالک کے تعاون کا مظہر ہے۔

سری نگر ۲۲ مئی۔ گذشتہ دس دن کی مسلسل بارش کے باعث وادیٔ کشمیر میں سخت سیلاب اور اس کے باعث موسم خزاں اور موسم سرما میں اناج کی کمی اور قحط کا اندیشہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ دریائے جہلم میں سیلاب آگیا ہے۔ اور جھیل ولر میں بالعموم بارش کے بعد جتنا پانی جمع ہوتا ہے اس وقت اس سے پانی کی سطح دو فٹ زیادہ بلند ہے۔ اس وقت تک بارش اور بارش کے پانی کے اجتماع کے باعث ۲۵ ہزار ایکڑ میں فصل خراب ہو گئی ہے۔

قاہرہ ۲۶ مئی۔ مسٹر توفیق المدنی لیڈر تحریک آزادی نے کل یہاں پر کہا کہ یکم نومبر ۱۹۵۴ء کو جب الجزائر کی تحریک آزادی شروع ہوئی تھی اب تک [illegible]